THU.19.March.2026
VOLUME: 22 NO: 68
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 19 / مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 68
29 / رمضان المبارک 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A.B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

KJ
کنگن جویلرس
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
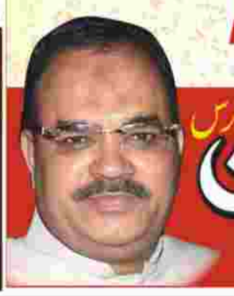
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ناندیڑ شہر میں خاص رمضان عید کے لیے خواتین اور دوشیزاؤں کے لیے
ڈیزائنر شلوار، قمیض، ڈریس مٹیریل، کرتیاں اور برائیڈل گھاگرا
آپ کو ہر رنگ کے بہترین کپڑے، بہترین ڈیزائن کے ساتھ صرف سہیلی پر دستیاب ملیں گے۔
Saheli SHOPPEE NANDED
سہیلی شاپی
وزیرآباد ناندیڑ
سی ایس ٹی نمبر 16251، سونو کارنر، سوئس بیکری، ہنومان پیٹھ وزیرآباد ناندیڑ
CST No. 16251 Sonu Corner, Opp. Swiss Bakery, Hanuman Peth vazirabad. Nanded

’قاتلوں کو قیمت ادا کرنی ہوگی‘، ایرانی سیکورٹی چیف

علی لاریجانی کی موت سے مجتبیٰ خامنہ ای سخت ناراض

تہران: (ایجنسیز) ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے ملک کے سیکورٹی چیف علی لاریجانی کی موت پر اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے بدھ کے روز اس تعلق سے ایک بیان جاری کیا، جس میں لاریجانی کے قاتلوں کو سخت تنبیہ بھی دی۔ ایران کی نیم سرکاری نیوز ایجنسی ’تسنیم‘ کی طرف سے جاری بیان میں مجتبیٰ خامنہ ای کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ انھیں گہرے غم کے ساتھ لاریجانی کی موت کی اطلاع ملی۔ جاری بیان میں مجتبیٰ خامنہ ای نے لاریجانی کو عقل مند، پرعزم شخص اور ایران کے سیاسی نظام کا ایک اہم چہرہ قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ ”ایسے شخص کا قتل یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کتنے اہم تھے اور اسلام کے دشمنوں میں ان کے تئیں کتنی نفرت تھی۔“ سپریم لیڈر نے تنبیہ والے انداز میں کہا کہ اسلام مخالفین کو یہ جان لینا چاہیے کہ اس خون سے اسلامی نظام مزید مضبوط ہوگا اور ہر خون کی ایک قیمت ہوتی ہے، جسے شہیدوں کے ان مجرم قاتلوں کو جلد ادا کرنی ہوگی۔ اس درمیان آئی آر جی سی (اسلامک ریوولیوشن گارڈس کارپس) نے اسرائیل کے خلاف حملہ تیز کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ دراصل اسرائیل کے جنگی طیاروں نے ایران کے بوشہر واقع گیس پلانٹ پر حملہ کیا ہے، جس کے بعد ایران نے سخت رخ اختیار کرتے ہوئے تنبیہ دی ہے کہ وہ اب دشمن کے ڈھانچے کو نشانہ بنائے گا۔ اس واقعہ نے خطہ میں حالات کو مزید بگاڑ دیا ہے۔ آئی آر جی سی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے جوابی کارروائی میں تل ابیب میں 100 سے زیادہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ کارروائی ’آپریشن ٹرو پرومس 4‘ کے تحت کی گئی، جس میں کئی طرح کے جدید میزائلوں کا استعمال کیا گیا۔ ایران کا کہنا ہے کہ یہ حملہ اس کے سرکردہ سیکورٹی افسر علی لاریجانی کی موت کا بدلہ ہے، جو حالیہ حملوں میں مارے گئے تھے۔ آئی آر جی سی نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اب وہ پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے۔ ساتھ ہی مطلع کیا ہے کہ اس نے ملٹیپل وار ہیڈ میزائلوں اور طویل دوری کے اسلحوں کا استعمال کیا ہے۔ آئی آر جی سی نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اب تک کی کارروائی میں 230 سے زیادہ لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔

سعودی عرب میں عیدالفطر 20 مارچ کو ہوگی

ریاض: سعودی عرب میں شوال 1447 ہجری کا چاند نظر نہ آنے کے باعث عیدالفطر کی تاریخ کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق آج مملکت میں کہیں بھی شوال کا چاند نظر نہیں آیا، جس کے نتیجے میں ماہِ رمضان المبارک کے 30 روزے مکمل کیے جائیں گے۔ اس اعلان کے بعد اب عیدالفطر جمعہ، 20 مارچ 2026 کو منائی جائے گی۔ ماہرین فلکیات اور رویت ہلال کمیٹیوں کی رپورٹس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا، جس کے مطابق جمعرات کو رمضان المبارک کا آخری روزہ ہوگا جبکہ جمعہ کے روز ملک بھر میں عیدالفطر مذہبی جوش و خروش کے ساتھ منائی جائے گی۔ سعودی عرب میں عید کے اعلان کے ساتھ ہی دیگر خلیجی اور اسلامی ممالک میں بھی رویت ہلال کے حوالے سے اعلانات کا سلسلہ جاری ہے، جبکہ دنیا بھر کے مسلمان عید کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔

’اسرائیل نے ایرانی خفیہ وزیر اسماعیل خطیب کی موت کا کیا دعویٰ‘

تل ابیب: (ایجنسیز) اسرائیل کے وزیر دفاع نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے مزید ایک سرکردہ لیڈر کی فضائی حملے میں موت ہو گئی ہے۔ ان کے مطابق منگل کی شب کیے گئے حملے میں انٹیلی جنس یعنی محکمہ خفیہ کے وزیر اسماعیل خطیب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو علی لاریجانی اور جنرل غلام رضا سلیمانی کی ہلاکت کے بعد یہ ایران کے لیے مسلسل تیسرا بڑا دھچکا ہوگا۔ تاہم ایران نے اب تک اس کی تصدیق نہیں کی ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کے دفتر نے بیان جاری کر کے یہ اطلاع [illegible] نے کہا ہے کہ بدھ کے روز ’بڑا [illegible]‘ کی توقع ہے۔ میڈیا ادارہ ’دی [illegible] ئیل‘ کے مطابق کاٹز کے حوالہ [illegible] ے کہ ایران کے انٹیلی جنس وزیر [illegible] گزشتہ رات تہران میں ایک [illegible] حملہ میں مارے گئے۔ انہوں [illegible] آج مزید ’بڑا سرپرائز‘ متوقع [illegible] انہوں نے ایک سیکورٹی جائزہ [illegible] ان کہی۔ کاٹز کے حوالے سے یہ [illegible] ے کہ ”آج کے دن تمام محاذوں پر بڑے سرپرائز ملنے کی امید ہے، جس سے ایران اور لبنان میں حزب اللہ کے خلاف ہماری لڑائی مزید تیز ہو جائے گی۔“ ان کا مزید کہنا تھا کہ ”ایران میں حملوں کی شدت بڑھ رہی ہے۔ ایران کے انٹیلی جنس وزیر خطیب کو بھی گزشتہ رات ہلاک کر دیا گیا۔“ کاٹز کا کہنا ہے کہ انہوں نے اور وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے آئی ڈی ایف کو کسی بھی اعلیٰ ایرانی عہدیدار کو نشانہ بنانے کی اجازت دے دی ہے، جس کے لیے اب کسی اضافی منظوری کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس سے قبل اسرائیلی میڈیا نے ذرائع کے حوالہ سے خطیب کی ہلاکت کی خبر دی تھی۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ فضائی حملوں میں ایران کے انٹیلی جنس وزیر اسماعیل خطیب کو نشانہ بنایا گیا تھا، تاہم اس آپریشن کے نتائج کا ابھی جائزہ لیا جا رہا تھا اور یہ واضح نہیں تھا کہ ہدف مکمل طور پر حاصل ہوا یا نہیں۔ ایک دن قبل اسرائیل نے ایران کے سیکورٹی عہدیدار علی لاریجانی اور بسیج کمانڈر غلام رضا سلیمانی کو بھی نشانہ بنایا تھا، جن کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے۔ ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سکریٹری علی لاریجانی کو ملک کے طاقتور ترین افراد میں شمار کیا جاتا تھا۔ وہ ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے اسٹریٹجک مشیر بھی رہے اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے ساتھ جوہری مذاکرات میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔ لاریجانی پر جنوری میں امریکہ نے ملک گیر مظاہروں کو پرتشدد طریقے سے دبانے میں کردار کے الزام میں پابندیاں عائد کی تھیں۔

علی لاریجانی کی شہادت ایران کیلئے گیم چینجر ہو سکتی ہے؟

تہران، 18 مارچ (ایجنسیز) ایران کے طاقتور سیکیورٹی عہدیدار علی لاریجانی کی شہادت کی خبر نے مشرقِ وسطیٰ میں ہلچل مچا دی ہے۔ لاریجانی وہ شخصیت تھے جو فوج (آئی آر جی سی)، مذہبی قیادت اور سیاسی اشرافیہ تینوں کو ایک ساتھ جوڑ کر رکھتے تھے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت کے بعد وہ غیر رسمی طور پر نظام کے سب سے طاقتور فرد بن گئے تھے۔ اس کے علاوہ وہ نظام کا دماغ سمجھے جاتے تھے۔ علی لاریجانی کو ایران کے طاقتور ترین پالیسی سازوں میں شمار کیا جاتا تھا، بطور سکریٹری سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل، وہ دفاعی حکمت عملی، ایٹمی پروگرام اور خارجہ تعلقات کی نگرانی کر رہے تھے۔ انہیں ایک ایسی شخصیت سمجھا جاتا تھا جو فوج، مذہبی قیادت اور سیاسی حلقوں کے درمیان توازن قائم رکھتی تھی۔ مشرقِ وسطیٰ میں جاری جنگ کے بعد لاریجانی کا کردار مزید نمایاں ہو گیا تھا، جبکہ نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای منظرِ عام پر کم دکھائی دے رہے تھے۔ حال ہی میں لاریجانی کو تہران میں حکومتی ریلی میں عوام کے درمیان دیکھا گیا تھا، جو ایران کے مؤقف کا کھلا اظہار تھا۔ لاریجانی ایران کے نیوکلیئر پروگرام اور عالمی مذاکرات میں کلیدی حیثیت رکھتے تھے، انہوں نے 2015ء کے جوہری معاہدے کی حمایت کی تھی، جس سے بعد میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ الگ ہو گئے تھے۔ علی لاریجانی کی شہادت کے بعد ایران میں طاقت کا توازن بگڑ سکتا ہے۔ اندرونی سیاسی کشمکش بڑھ سکتی ہے اور خطے میں کشیدگی مزید شدت اختیار کر سکتی ہے۔ ان کے جانے سے پاور ویکیوم پیدا ہو سکتا ہے، مختلف دھڑوں میں کھینچا تانی بڑھ سکتی ہے، جنگی فیصلے سست یا غیر مؤثر ہو سکتے ہیں اور کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کمزور ہو سکتا ہے۔

مزید ایک جہاز ہندوستان پہنچا
81 ہزار میٹرک ٹن خام تیل کے ساتھ ’جگ لاڈکی‘ کی گجرات آمد

احمد آباد: مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے درمیان ہندوستان کے لیے اچھی خبر یہ ہے کہ کچھ جہاز ضروری گیس اور خام تیل کے ساتھ ہندوستان پہنچ چکی ہیں۔ ایل پی جی سے بھرے 2 جہازوں کے بعد اب ’جگ لاڈکی‘ جہاز بھی گجرات پہنچ گیا ہے، جس میں ہزاروں میٹرک ٹن خام تیل موجود ہے۔ اس سے توانائی کی سپلائی کو لے کر جاری بحران میں کچھ کمی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گجرات واقع مندرا بندرگاہ پر ہندوستانی پرچم بردار خام تیل کا ٹینکر ’جگ لاڈکی‘ حفاظت کے ساتھ پہنچ گیا ہے۔ جہاز پر سوار تمام 22 ہندوستانی ملاح بھی محفوظ بتائے جا رہے ہیں۔ یہ ٹینکر متحدہ عرب امارات سے خام تیل لے کر آیا ہے۔ ٹینکر میں تقریباً 886.80 میٹرک ٹن خام تیل لدا تھا، جسے فجیرہ بندرگاہ سے لوڈ کیا گیا تھا۔ ’جگ لاڈکی‘ جنگی علاقہ سے اڈانی گروپ کے مندرا بندرگاہ تک پہنچنے والا دوسرا جہاز ہے۔ اس سے قبل ایل پی جی ٹینکر ’شیوالک‘ پیر کے روز اس بندرگاہ پر پہنچا تھا۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ جہاز اسی دن روانہ ہوا تھا، جب فجیرہ کے آئل ٹرمینل پر حملہ ہوا تھا۔ ’شیوالک‘ اور ’نندا دیوی‘ کے بعد یہ ہندوستان پہنچنے والا تیسرا جہاز ہے۔ یہ جہاز خلیج فارس سے بحیرۂ عرب کو جوڑنے والے اہم سمندری راستہ آبنائے ہرمز سے گزرتے ہوئے ہندوستان پہنچا۔

سونم وانگچک کے خلاف کارروائی غلط، حکومت کو مطالبات سننے چاہئیں: پرینکا چترویدی

نئی دہلی: شیوسینا (یو بی ٹی) کی راجیہ سبھا رکن پرینکا چترویدی نے لداخ کے ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کے خلاف درج مقدمے اور انہیں قومی سلامتی قانون کے تحت حراست میں لیے جانے پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے اس کارروائی کو نامناسب قرار دیتے ہوئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ وانگچک کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل پر سنجیدگی سے غور کرے۔ آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے پرینکا چترویدی نے کہا کہ سونم وانگچک ایک ذمہ دار اور باعزم کارکن ہیں، جنہوں نے ہمیشہ ماحولیات اور عوامی مفادات کے لیے آواز اٹھائی ہے۔ ان کے مطابق، ایسے شخص کو بغیر کسی واضح غلطی کے جیل میں ڈالنا افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ رہائی کے بعد بھی وانگچک اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں، جو کسی تصادم کے لیے نہیں بلکہ وعدوں کی تکمیل کے لیے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب دفعہ 370 کو ختم کیا گیا تھا تو وانگچک نے اس اقدام کا خیر مقدم کیا تھا، لیکن اب اگر وہ اپنی بات رکھ رہے ہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہیں نہ کہیں حکومتی سطح پر کمی رہ گئی ہے۔ ان کے مطابق، حکومت کو چاہیے کہ وہ جموں و کشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ دینے پر غور کرے اور ساتھ ہی لداخ کے مسائل کو بھی سنجیدگی سے لے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سونم وانگچک کو جودھپور سینٹرل جیل سے رہائی ملی ہے۔ تقریباً چھ ماہ تک حراست میں رکھنے کے بعد حکومت نے ان کی نظر بندی کو منسوخ کر دیا، جس کے بعد انہیں رہا کیا گیا۔ اسی دوران کانگریس کے رکن پارلیمنٹ پردیوت بوردولوئی کے استعفیٰ کے معاملے پر بھی سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ پرینکا چترویدی نے اس پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں کو مسلسل توڑا جا رہا ہے اور انہیں بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل کیا جا رہا ہے، جو جمہوری نظام کے لیے مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما پر طنز کرتے ہوئے انہیں ”امپورٹڈ سی ایم“ قرار دیا۔ ساتھ ہی یکساں سول کوڈ کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ اس جیسے اہم قانون کو نافذ کرنے سے پہلے تمام فریقین کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے، تاکہ اس کا حقیقی فائدہ عوام خصوصاً خواتین تک پہنچ سکے۔

امریکی ڈالر کے مقابلے 3 پیسے کمزور ہوا روپیہ، سینسیکس میں 518 پوائنٹ اُچھال، نفٹی میں بھی تیزی

ممبئی: خام تیل کی قیمتوں میں گراوٹ اور عالمی منڈیوں میں مضبوط رجحان کے درمیان بدھ کے روز شروعاتی کاروبار میں شیئر بازار کے بنچ مارک انڈیکس سینسیکس اور نفٹی میں گزشتہ دو کاروباری سیشن کی چھلانگ کو برقرار رکھتے ہوئے تیزی دیکھی گئی۔ آئی ٹی اسٹاکس میں آئے تیز اُچھال نے مقامی بازاروں میں بھی مثبت رجحان دیکھنے کا موقع دیا۔ شروعاتی کاروبار میں 30 حصص والا بی ایس ای سینسیکس ابتدائی کاروبار میں 518.84 پوائنٹس بڑھ کر 76,589.68 پر پہنچ گیا۔ 50 حصص والا این ایس ای نفٹی 157.75 پوائنٹس بڑھ کر 23,738.90 پر پہنچ گیا۔ ابتدائی کاروبار میں امریکی ڈالر کے مقابلے روپیہ 3 پیسے گر کر 92.43 پر آ گیا۔ سینسیکس کی 30 کمپنیوں میں ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز، انٹرگلوب ایوی ایشن، ٹرینٹ، ایچ سی ایل ٹیک، انفوسس اور مہندرا اینڈ مہندرا بڑے فوائد اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ ایچ ڈی ایف سی بینک، آئی سی آئی سی بینک، ٹاٹا اسٹیل اور کوٹک مہندرا بینک پیچھے رہ گئے۔ مارکیٹ کے ماہر اجے بگا کے مطابق مارکیٹ نے انتہائی گراوٹ اور مایوسی کی سطح سے باہر نکلتے ہوئے ریکوری درج کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مارچ میں غیر ملکی سرمایہ کاروں (ایف پی آئی) کے ذریعہ نقد ایکوئٹی سے 70,000 کروڑ روپے سے زیادہ نکالنے کے باوجود گھریلو ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ڈی ایل ایل) نے مارکیٹ کو سنبھالا ہے۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی خبردار کیا کہ مارکیٹ کی مستقبل کی سمت بڑی حد تک تیل اور گیس کی سپلائی میں رکاوٹوں کی شدت اور مدت پر منحصر ہوگی۔ ان کے مطابق یہ ایک بڑا غیر یقینی عنصر ہے جسے مارکیٹ ابھی پوری طرح سے قیمتوں میں شامل نہیں کر رہا ہے۔

پانچ ریاستوں کے انتخابات کی تیاری، الیکشن کمیشن نے 25 لاکھ سے زائد اہلکار تعینات کئے

نئی دہلی: الیکشن کمیشن آف انڈیا نے پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات اور مختلف ریاستوں میں ہونے والے ضمنی انتخابات کو پرامن، شفاف اور لالچ سے پاک بنانے کے لیے 25 لاکھ سے زائد اہلکاروں کی تعیناتی مکمل کر لی ہے۔ کمیشن نے 15 مارچ کو آسام، کیرالہ، پڈوچیری، تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں انتخابات کا اعلان کیا تھا، جس کے بعد انتخابی عمل کو منظم انداز میں مکمل کرانے کے لیے وسیع پیمانے پر تیاریاں کی گئی ہیں۔ کمیشن کے مطابق ان انتخابات میں مجموعی طور پر 4.17 کروڑ سے زیادہ ووٹر حصہ لیں گے۔ اس بڑے انتخابی عمل کو بہتر طریقے سے انجام دینے کے لیے تقریباً ہر 70 ووٹروں پر ایک انتخابی اہلکار تعینات کیا گیا ہے، جو اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ووٹنگ کا عمل بغیر کسی رکاوٹ اور دباؤ کے مکمل ہو۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے واضح کیا کہ تمام اہلکاروں کو سختی سے ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مکمل غیر جانبداری کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دیں، تاکہ کسی بھی قسم کی بدعنوانی، تشدد یا ووٹروں کو متاثر کرنے کی کوششوں کو روکا جا سکے اور ہر شہری بلا خوف و خطر اپنا ووٹ ڈال سکے۔ تعینات کیے گئے اہلکاروں میں تقریباً 15 لاکھ پولنگ عملہ، 5.8 لاکھ سکیورٹی اہلکار، 40 ہزار گنتی کے اہلکار، 49 ہزار مائیکرو آبزرورز اور 21 ہزار سیکٹر افسران شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 15 ہزار مائیکرو آبزرورز کو ووٹوں کی گنتی کے عمل کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ زمینی سطح پر کام کرنے والی ٹیموں میں 18.2 لاکھ سے زیادہ بوتھ لیول افسران بھی شامل ہیں، جو ووٹروں کی سہولت کے لیے دستیاب رہیں گے۔ کمیشن نے ووٹروں کی شکایات کے اندراج اور معلومات کی فراہمی کے لیے خصوصی انتظامات بھی کیے ہیں۔ ووٹر فون کال یا ای سی آئی نیٹ ایپ کے ذریعے بوتھ لیول افسر سے رابطہ کر سکتے ہیں، جبکہ شکایات کے لیے ہیلپ لائن نمبر 1950 بھی فراہم کیا گیا ہے۔ تمام تعینات اہلکاروں کو عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 28 اے کے تحت کمیشن کے ماتحت تصور کیا جائے گا۔ انتخابات کی نگرانی کے لیے 832 اسمبلی حلقوں میں 1111 مرکزی مبصرین بھی تعینات کیے گئے ہیں، جن میں عام، پولیس اور اخراجاتی مبصرین شامل ہیں۔ یہ مبصرین عوام، امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کی شکایات سننے کے لیے روزانہ مقررہ وقت پر دستیاب رہیں گے۔

’محبت ہم سے، شادی مودی سے‘، دیوگوڑا پر کھڑگے کے طنز سے راجیہ سبھا میں لگا قہقہہ، پی ایم مودی بھی مسکرائے

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں اراکین پارلیمنٹ کی وداعی کے دوران حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے اپنے مزاحیہ انداز سے آج سبھی کو لوٹ پوٹ کر دیا۔ انھوں نے سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوگوڑا اور مرکزی وزیر رام داس اٹھاولے پر ایسی باتیں کہیں کہ وزیر اعظم نریندر مودی بھی اپنی ہنسی نہیں روک پائے۔ آج ایوانِ بالا سے خطاب کرتے ہوئے کھڑگے نے ایچ ڈی دیوگوڑا کا خاص طور سے ذکر کیا۔ انھوں نے طنزیہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ”میں دیوگوڑا کو 54 سالوں سے جانتا ہوں۔ ان کے ساتھ ہی میں نے کام کیا، لیکن اچانک کیا ہوا مجھے معلوم نہیں۔ انھوں نے محبت ہمارے ساتھ کی، لیکن شادی مودی صاحب کے ساتھ کر لی۔ یہ اچانک ہی ہوا، لیکن کیسے ہوا مجھے معلوم نہیں۔“ کھڑگے کی اس بات پر پی ایم مودی سمیت پورا ایوان قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد ملکارجن کھڑگے نے رام داس اٹھاولے کا بھی مزاحیہ انداز میں ذکر کیا۔ اٹھاولے پر طنز کے تیر چلاتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ ”اٹھاولے اپنی شاعری میں ہمیشہ پی ایم مودی کی تعریف کرتے ہیں۔ لگتا ہے کہ اٹھاولے کو مودی جی کی تعریف کے علاوہ کوئی اور شاعری آتی ہی نہیں ہے۔“ جب کھڑگے یہ کہہ رہے تھے تو ایک بار پھر ایوانِ بالا میں ہنسی کی لہر دوڑ گئی۔ اس درمیان حزب اختلاف کے قائد نے ایک انتہائی اہم بات بھی ایوان بالا میں رکھی۔ انھوں نے کہا کہ سیاست یا عوامی زندگی میں لوگ نہ تو کبھی تھکتے ہیں اور نہ ہی سبکدوش ہوتے ہیں۔ ملک کی خدمت کا جنون عہدوں سے پرے ہمیشہ برقرار رہتا ہے۔ کھڑگے نے زور دے کر کہا کہ عوامی زندگی میں رہنے والے لوگ ہمیشہ ذمہ داری کے جذبہ سے بھرے ہوتے ہیں، چاہے ان کی مدت کار رہے یا نہ رہے۔“

Chicken 65
عیدالفطر کی آمد مبارک
چکن کے تمام لذیذ آئٹمس دستیاب
ہوٹل یلغار
علیحدہ فیملی سیکشن اور پارکنگ کا خصوصی نظم
خالص حیدرآبادی بریانی کے لئے تشریف لائیں
احاطہ حیدر گارڈن فنکشن ہال مال ٹیکری روڈ ناندیڑ

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
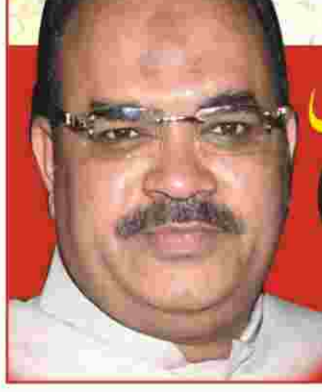
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ورقِ تازہ

19 March 2026 — اداریہ

نفرت کی انتہا

اتر پردیش کے شہر وارانسی میں دریائے گنگا کی لہروں پر افطار پارٹی کے بعد پیش آنے والا واقعہ موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں کئی سوالات عکس انداز ہو رہے ہیں۔ خبر کے مطابق چند مسلم نوجوانوں نے کشتی پر افطار کیا، جس میں مبینہ طور پر گوشت (چکن بریانی) کا استعمال کیا گیا اور ہڈیاں ندی میں پھینکنے کے الزام میں 14 افراد کے خلاف نہ صرف مقدمہ درج کیا گیا بلکہ انہیں گرفتار بھی کر لیا گیا۔ اس پورے معاملے میں جس عجلت اور جن سنگین دفعات کا سہارا لیا گیا، وہ انتظامیہ کے رویے پر کئی سوالیہ نشان کھڑے کرتا ہے۔ دریائے گنگا کی پاکیزگی اور صفائی کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ میونسپل کارپوریشن کے ضوابط اور 'آلودگی کی روک تھام کا ایکٹ 1974' اپنی جگہ مقدم ہیں، لیکن کیا ان قوانین کا اطلاق بلاتفریق ہو رہا ہے؟ وارانسی کے گھاٹوں پر روزانہ کی بنیاد پر ہونے والی انسانی سرگرمیاں، فضلے کی نکاسی اور صنعتی کثافتیں کیا گنگا کی پاکیزگی کو متاثر نہیں کرتیں؟ اگر ان نوجوانوں نے ندی میں بچا ہوا کھانا پھینک کر غلطی کی تھی، تو کیا اس کی سزا براہِ راست 'مذہبی جذبات کو مجروح کرنے' اور 'تفرقہ پھیلانے' جیسی سنگین دفعات کے تحت گرفتاری ہی تھی؟ قابلِ غور بات یہ ہے کہ کسی بھی جمہوری معاشرے میں جرم کی نوعیت اور اس کی سزا کے درمیان ایک توازن ہونا ضروری ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ندی میں کھانے کا فضلہ پھینکنا ایک ایسا ''سنگین جرم'' ہے جس کے لیے دو خصوصی ٹیمیں تشکیل دی جائیں اور چودہ افراد کو آناً فاناً حراست میں لے لیا جائے؟ یہ انتظامی مستعدی اگر شہر کے دیگر سنگین جرائم یا گنگا کو آلودہ کرنے والے بڑے صنعتی یونٹس کے خلاف دکھائی جاتی تو شاید اس کی ساکھ بہتر ہوتی۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ پولیس نے 'بھارتیہ جنتا یووا مورچہ' کی شکایت پر اس قدر تیزی دکھائی کہ محض ایک وائرل ویڈیو کی بنیاد پر اسے ''مذہبی جذبات کی مجروحی'' سے جوڑ دیا۔ یہ طرزِ عمل ظاہر کرتا ہے کہ اب عام شہری تنازعات کو بھی مذہبی رنگ دے کر سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا ایک معمول بن چکا ہے۔ کسی خاص طبقے کے کھانے پینے کی عادات کو بنیاد بنا کر اسے کسی دوسرے مذہب کی توہین قرار دینا ایک ایسی روایت کی بنیاد رکھ رہا ہے جو سماجی ہم آہنگی کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ انتظامیہ اور میونسپل کارپوریشن کا یہ کہنا کہ گنگا کی پاکیزگی کو برقرار رکھنا ضروری ہے، بالکل درست ہے، مگر اس کے لیے آگاہی اور جرمانے جیسے اقدامات بھی کیے جا سکتے تھے۔ معاملے کو براہِ راست 'گرفتاریوں' اور 'جیل' تک لے جانا اس تلخ حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ نشانہ محض 'آلودگی' نہیں بلکہ وہ 'شناخت' ہے جو اس افطار پارٹی سے جڑی تھی۔ اس سے یہ تاثر عام ہو رہا ہے کہ قانون کا استعمال اب اصلاح کے بجائے ''عبرت'' بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ وارانسی، جسے بنارس بھی کہا جاتا ہے، اپنی گنگا جمنی تہذیب کے لیے پوری دنیا میں مشہور رہے۔ یہاں کی فضاؤں میں خسرو کی شاعری اور کبیر کے دوہے رچے بسے ہیں۔ لیکن حالیہ برسوں میں جس طرح یہاں کی سماجی فضا کو مکدر کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، وہ اس شہر کی روح کے منافی ہے۔ افطار جیسی عبادت اور گنگا جیسے مقدس دریا کے احترام کو ایک دوسرے کے مدِمقابل کھڑا کر دینا شعوری طور پر معاشرے میں خلیج پیدا کرنے کی کوشش معلوم ہوتی ہے۔ وائرل ویڈیوز کی بنیاد پر ہونے والی پولیس کارروائیاں اکثر یکطرفہ ثابت ہوتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والا مواد ہمیشہ مکمل سچائی نہیں ہوتا، بلکہ اسے اکثر مخصوص زاویوں سے فلمایا جاتا ہے تاکہ اشتعال انگیزی پیدا کی جا سکے۔ کیا پولیس نے اس بات کی تحقیق کی کہ کیا واقعی وہاں ہڈیاں پھینکنے کا عمل جان بوجھ کر کیا گیا تھا یا یہ محض ایک عام انسانی لغزش تھی جسے فرقہ وارانہ رنگ دے دیا گیا؟

قانون کی حکمرانی کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب کے لیے برابر ہو۔ اگر گنگا میں فضلہ پھینکنا ''آلودگی ایکٹ'' کے تحت جرم ہے، تو پھر ان تمام تقاریب اور رسومات پر بھی نظر ہونی چاہیے جہاں ٹنوں کے حساب سے کچرا اور دیگر اشیاء ندی کے سپرد کی جاتی ہیں۔ جب قانون کا اطلاق صرف ایک مخصوص گروہ یا مخصوص مذہبی علامات کی بنیاد پر ہونے لگے، تو انصاف کا چہرہ مسخ ہو جاتا ہے۔ اس معاملے میں سرکاری احکامات کی خلاف ورزی کی دفعہ لگانا بھی محلِ نظر ہے۔ کیا انتظامیہ نے پہلے سے کوئی واضح ہدایت جاری کر رکھی تھی کہ کشتی پر کھانا کھانا ممنوع ہے؟ اگر نہیں، تو پھر اچانک ان نوجوانوں کو مجرم بنا دینا انتظامیہ کے تضادات کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسے اقدامات سے نوجوان نسل میں خوف اور بے چینی کی لہر پیدا ہوتی ہے جو ملک کے استحکام کے لیے سود مند نہیں ہے۔ وارانسی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے ''سخت اعتراض'' اور ''نگرانی میں اضافے'' کا اعلان خوش آئند ہوتا اگر اس کا مقصد صرف ماحول کی بہتری ہوتا۔ لیکن جب اس کے پسِ پردہ سیاسی دباؤ اور کسی مخصوص تنظیم کی شکایت کارفرما ہو، تو انتظامیہ کی غیر جانبداری پر سوالات اٹھنا فطری ہے۔ انتظامیہ کو سیاسی جماعتوں کے ذیلی اداروں کے طور پر کام کرنے کے بجائے ایک آزاد ادارے کے طور پر اپنی ذمہ داری نبھانی چاہیے۔ قانون کو کسی سیاسی ایجنڈے یا گروہی تعصب کے تحت استعمال کرنے کے بجائے انصاف کے تقاضوں پر پرکھا جائے۔ وارانسی جیسے تاریخی اور ثقافتی مرکز میں، جہاں مختلف تہذیبیں صدیوں سے ساتھ رہتی آئی ہیں، ایسے واقعات فرقہ وارانہ خلیج کو مزید وسیع کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ معاشرے میں برداشت اور رواداری کے خاتمے کا نتیجہ ہمیشہ انتشار کی صورت میں نکلتا ہے۔ دریاؤں کی پاکیزگی اور مذہبی جذبات کا احترام دلوں سے پیدا ہوتا ہے، ہتھکڑیوں سے نہیں۔ حکومت اور انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ جذباتیت کے بجائے حقیقت پسندی سے کام لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ قانون کا ڈنڈا صرف کمزور طبقے کی گرفت کے لیے مخصوص نہ رہ جائے۔ اگر ہم واقعی ایک مہذب معاشرہ بننا چاہتے ہیں، تو ہمیں ''انصاف'' اور ''انتقام'' کے درمیان موجود باریک لکیر کو پہچاننا ہوگا۔

رمضان میں فرشتے۔۔۔بعد میں شیطان

ڈاکٹر علیم خان فلکی

سوشیو ریفارمس سوسائٹی آف انڈیا، حیدرآباد

9642571721

رمضان قریب الختم ہے۔ لوگوں نے روزوں، تراویح اور شبِ قدر میں خوب عبادتیں کر کے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں نیکیاں کمائیں۔ ماشاءاللہ۔ اِس طرح نیکیوں کے معاملے میں لوگ امیر ترین بن گئے۔ سوال یہ ہے کہ اِس عظیم سرمائے کو صحیح انویسٹ کر کے وہ اگلے سال تک اس سرمائے کو ڈبل یا ٹرپل کرتے ہیں، یا این آر آئیز (NRI's) کی طرح لٹا دیتے ہیں؟ صرف چند ایک این آر آئیز ہوتے ہیں جو گلف سے اپنی محنت کی کمائی بچا کر لاتے ہیں اور سلیقے سے انویسٹ کر کے باقی عمر ساری شان سے گزارتے ہیں۔ لیکن اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو کماتے تو خوب ہیں لیکن فضول کاموں میں لٹا کر دو چار سال بعد ہی افلاس میں آجاتے ہیں۔ یہی حال رمضان میں اِن لاکھوں نیکیاں کمانے والوں کا ہے۔ جس طرح ایران اسرائیل کی جنگ میں آپ نے دیکھا کہ کس طرح وہ دشمن کی تنصیبات کو ڈرون اور میزائیلس سے تباہ کر رہے ہیں، بالکل اسی طرح ایک دشمن ہر رمضانی مسلمان کی نیکیوں کو بموں سے اڑانے کے لئے گھات میں بیٹھا ہے۔ یہ دشمن نہ تو کوئی بھگوا آتنکی ہے، نہ ٹرمپ نہ اسرائیلی، وہ دشمن دراصل وہ شادیاں ہیں جن کا دعوت نامہ عید کے بعد آپ تک پہنچنے والا ہے۔ رمضان میں جتنے لوگ یک شبی، سہ شبی، پانچ اور دس شبی شبینوں کی تراویح کے لئے مسجد مسجد دوڑتے تھے، کل سے یہی لوگ منگنی، مانڈے، شادی کے ریسپشن ڈنّر اور ولیمے کھانے دوڑتے نظر آئیں گے۔ جنھوں نے گھنٹوں رمضان میں تلاوت کا ثواب کمایا، اب وہ شادیوں کی بے شمار غیر شرعی رسومات میں تصویریں کھنچواتے نظر آئیں گے۔ ان کی بیگمات بیوٹی پارلرس سے نکلتی ہوئی نظر آئیں گی۔ جنھوں نے رمضان میں خوب زکوٰۃ، خیرات و صدقات تقسیم کی، عمرے بھی ادا کئے کیونکہ ٹراولنگ ایجنٹس نے اپنی مارکٹنگ چمکانے انہیں قائل کیا کہ رمضان میں عمرہ ادا کرنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کے برابر ہے، یہ تمام اپنے خاندان کی شادیوں میں جوڑے یا ہنڈے کی رقم، جہیز، کھانے، سلامیاں، بہو کے ماں باپ سے پہلی ڈیلیوری کا خرچہ وصول کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ جتنے مولویوں نے لاکھوں کی زکوٰۃ و خیرات وصول کی، وہ بھی اگلے سال کی کمائی کے پیشِ نظر سال تمام خطبوں اور تقریروں میں یہ فتوے پیش کرتے رہیں گے کہ جہیز یقیناً غلط ہے، بارات کا کھانا اور منگنی وغیرہ یقیناً اسراف ہے، لیکن اگر کوئی خوشی سے تحفہ جہیز دے یا ضیافتِ بارات کرے تو جائز ہے۔ خوشی سے کی جائے تو پھر کوئی بدعت، بدعت نہیں رہتی، اسراف، حرام نہیں رہتا، مباح بن جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ناقدین کی نظر میں ہماری یہ ساری باتیں لغو اور مبالغہ پر مبنی ہوں، کیونکہ رمضان کے بعد لوگوں کی جس برائی کی اصلاح کی فوری ضرورت ہے وہ تو نشہ، زنا، سود، عیاشی، لینڈ گرابنگ، قتل و غارتگری وغیرہ ہے۔ ان سب کو چھوڑ کر ہم شادی، شادی، شادی کا ریکارڈ بجائے جا رہے ہیں، اس پر ناقدین کو بہت غصہ آتا ہے۔

یہی بات سمجھنے کی ہے کہ کیوں شادیاں ہی نیوکلیر بم کی حیثیت رکھتی ہیں جس کے سامنے باقی ساری برائیاں پٹرول بم سے زیادہ کی اہمیت نہیں رکھتیں۔ کون ہے جو نہیں جانتا کہ نشہ، سود، زنا، لینڈ گرابنگ، اور قتل و غارت گری حرام نہیں ہیں؟ ایک رکشے والے سے لے کر ایک امیر ترین آدمی تک ہر شخص جانتا ہے کہ یہ سب گناہ بدترین حرام ہیں۔ نہیں جانتا تو یہ نہیں جانتا کہ جو شادیاں ہمارے نبی ﷺ کے طریقے پر ہونے کے بجائے غیر کلچر پر ہو رہی ہیں، وہ سوسائٹی میں کتنے حرام کے راستے کھول رہی ہیں۔ کسی بھی محفل میں، بالخصوص بزرگوں کی محفل میں ذرا آج کی شادیوں کے طور طریق پر گفتگو چھیڑ کر دیکھئے، ہر شخص لہک لہک کر پورے جوش اور شعلہ بیانی کے ساتھ بولتا چلا جائے گا کہ لوگ کس کس طرح پیسہ اور وقت برباد کر رہے ہیں، اور اِس کی وجہ سے امت کو کیا کیا نقصانات ہو رہے ہیں۔ ایسے موضوع پر ہر شخص مشوروں اور تنقیدوں کے جیبوں میں انبار لئے پھرتا ہے۔ لیکن اگر آپ اُسے سے یہ پوچھیں کہ کیا وہ ایسی شادیوں میں شرکت کرتا ہے؟ تو پتہ چلے گا کہ نہ صرف وہ شرکت کرتا ہے بلکہ خود اپنے خاندان کی ہر شادی میں ایسی رسموں کی سرپرستی بھی کرتا ہے۔ اس کی وجہ صرف ایک ہی ہے کہ ہماری مذہبی قیادت نے ''خوشی سے دینے اور لینے'' کا شرعی لائسنس دیا ہوا ہے۔ اسی لئے ان کو نشہ، زنا، اور سود وغیرہ میں تو حرام ہی حرام نظر آرہا ہے، لیکن شادیوں کی ان رسومات میں ان کو نہ حرام نظر آرہا ہے، نہ بدعت نظر آرہی ہے اور نہ گستاخیِ رسول کا کوئی پہلو نظر آرہا ہے۔ دوسری ہر سنّت پر تو ایک دوسرے پر فتووں کے کلسٹر بم مارتے ہیں، لیکن اِن شادیوں میں سنّتِ رسول کی غزہ کی طرح بربادی ہو رہی ہے، وہ انہیں دور دور تک نظر نہیں آتی۔ رمضان کے مہینے میں تو سنّتوں سے محبت کا بہترین مظاہرہ ہوتا ہے۔ تراویح سنّت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو آٹھ رکعت یا بیس رکعت؟ افطار اور سحر میں کس مسلک کے سائرن کو فالو کرنا جائز ہے؟ ایسی ہی کئی سنّتیں ہیں جیسے نماز، روزے، حج، وضو، غسل، کے معاملے میں زیرِ بحث آتی ہیں، انہی کی بنیاد پر مسلک اور مسجدیں الگ کر لی جاتی ہیں، ہر جگہ کوئی نہ کوئی مولوی اپنے مسلک کی دفاع میں اسلام کو داؤ پر لگاتا رہتا ہے، لیکن صرف ایک معاملہ ایسا ہے جس پر نہ صرف مسلمان علما کی اکثریت بلکہ سارے ہندو، کرسچین اور یہودی علما کی بھی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ دیگر ہر معاملے میں ہم ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے، تضحیک بھی کریں گے اور تکفیر بھی کریں گے، لیکن صرف شادی کے معاملے میں یہ سب متفق ہیں کہ شادی کو سنّت یا بدعت کے احاطے سے باہر رکھیں گے۔ شادی زندگی میں صرف ایک بار ہوتی ہے، اس لئے ہر ایک کو آزادی ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق، اپنے کلچر اور اپنے خاندان کے طور طریق پر شادیاں کرے۔ شادیوں کے معاملے میں ان سب کا مسلک ایک ہی ہے یعنی ''خوشی سے لینا اور دینا جائز ہے''۔ شادیوں کے معاملے میں کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کی، اہلِ بیت کی، صحابہؓ یا ائمہ سلف کی شادیوں کے طریقے کو فرض، یا واجب، یا سنّت ماننے تیار نہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان امت آج بدترین غربت، قرض، سود، بیروزگاری، نشہ، زناکاری، لڑکیوں کی بغاوت، طلاق، خلع یا علاحدگی کے راستے پر جا رہی ہے۔

ایسی شادیاں جائز ہیں یا نہیں؟ اِن کا دعوت نامہ قبول کرنا جائز ہے یا نہیں، یہ سوالات خدارا ایک بار اپنے ضمیر سے پوچھئے، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا یہی حکم ہے کہ ''اِستفت بقلبک''، یعنی اپنے دل سے یا ضمیر سے پوچھ۔ اس سے بڑا منصف اور سچا مفتی یا عالم کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ ہم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہیں گے کہ جہیز، لڑکی والوں سے منگنی یا شادی کے دن کا کھانا، جوڑا، جہیز لینا یا عالیشان ولیمے کرنا حلال ہیں یا حرام۔ لیکن آپ اپنے ضمیر سے پوچھئے تو اندر سے صحیح آواز آئیگی۔ اگر اس آواز کے آنے کے بعد بھی آپ اللہ اور اس سے رسول ﷺ سے رشتہ جوڑنے کے بجائے آج کے دعوت نامہ لانے والوں سے رشتہ جوڑنا چاہتے ہیں تو یہ ہے رمضان میں کمائی ہوئی لاکھوں نیکیاں کمانے کے بعد شیطانی حرکتوں سے ان نیکیوں کو ضائع کرنا ہے۔ اپنے ضمیر سے پوچھئے کہ:

۱۔ جہیز اور کھانے رشوت ہیں یا نہیں؟ رشوت حرام ہے یا نہیں؟

۲۔ خوشی سے دے رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ خوشی سے ہے یا مجبوری اور سوشیل بلیک میل کی وجہ سے؟ بلیک میل حرام ہے یا نہیں؟

۳۔ اِن شادیوں کے سسٹم نے لڑکے لڑکوں کو پہلے نکاح کے بجائے پہلے ایجوکیشن اور کیریر کے لئے مجبور کر دیا، جس کے نتیجے میں لڑکے لڑکیاں تیس سال کی عمر تک شادی سے معذور ہیں اور غلط راستوں پر جا رہی ہیں، کیا یہ جائز ہو رہا ہے؟

۴۔ جب لڑکیوں کو معلوم ہو چکا کہ بغیر جہیز یا کھانے کے کوئی شادی نہیں کریگا، تو لڑکیوں نے بھی اپنی شرط رکھ دی کہ لڑکا اچھی نوکری کرتا ہو، ذاتی گھر ہو، ماں باپ اور بہنوں کے ساتھ نہ رہتا ہو؟ کیا یہ جائز ہو رہا ہے؟

۵۔ جن لڑکیوں کے باپ یا بھائی نہیں ہیں، جو خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتیں، وہ غیروں کے ساتھ بھاگ کر جانے پر مجبور ہیں، کیا یہ حرام نہیں ہے؟

۶۔ جو لڑکے صحیح وقت پر شادی کرنے سے محروم ہیں، وہ کتنے غلط راستوں پر جا رہے ہیں، کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ وہ کتنے حرام کاموں میں ملوث ہو رہے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ آپ غلط شادیوں میں شرکت کر کے ان مجبور لڑکوں اور لڑکیوں کی حسرتوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ دراصل یہ آپ ہی ہیں جو ان غلط شادیوں کو پروموٹ کر کے مجبور لڑکیوں اور لڑکوں کو غلط راستوں پر جانے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔

۷۔ انہی نحوستوں کی وجہ سے آج قوم غربت و افلاس کی بدترین کھائیوں میں گر چکی ہے۔ لیکن نہ صرف ہمارے پیر، مولوی اور لیڈر فائدہ اٹھا رہے ہیں بلکہ فاشسٹ آپ کی بستیوں اور مسجدوں پر کھلے عام بلڈوزر چلا رہے ہیں، کیونکہ دفاع کے لئے اگر کوئی تحریک اُٹھتی ہے تو اس کو مضبوط کرنے آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے، جو پیسہ ہے وہ صرف شادیوں پر برباد کرنے کے لئے ہے۔ کیا یہ سب صحیح ہو رہا ہے؟

حل کیا ہے؟ حل یہ ہے کہ آپ رمضان کی برکتوں کے باقی رکھنے کے لئے آج کے سب سے بڑے دشمن کے خاتمے کے لئے ہمارا ساتھ دیجئے۔ ایسی شادیوں کا دعوت نامہ واپس کیجئے اور ایسے لوگوں پر کھلے عام تنقید کیجئے جن کے گھروں کی شادیاں بجائے اللہ کے نبی ﷺ کی سنّتوں پر ہونے کے رام چندر جی اور سیتا یا لارڈ شیوا پاروتی یا مہارانی جودھابائی کی سنّتوں پر ہو رہی ہیں۔ جو لوگ ہمارا ساتھ دینے تیار ہیں، ہم سے رابطہ فرمائیے۔

سیرتِ نبوی ﷺ: انسانیت کے دکھ سے نزولِ قرآن کے انقلاب تک

ڈاکٹر محمد قطب الدین ابو شجاع صاحب کے فکر انگیز خطاب کی خصوصی تلخیص

تمہید: تاریخِ عالم میں وہ لمحہ سب سے عظیم تھا جب غارِ حرا کی تنہائیوں میں کلامِ الٰہی کا نزول ہوا۔ لیکن اس وحیِ الٰہی کے پیچھے ایک طویل داستان ہے بی ایک ایسی داستان جو بچپن کی یتیمی سے شروع ہو کر جوانی کے اضطراب اور پھر انسانیت کے دکھ میں بہنے والے ان آنسوؤں تک جاتی ہے جنہوں نے آسمان کی رحمت کو جوش دلایا۔ ڈاکٹر محمد قطب الدین صاحب نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں اسی پہلو کو نہایت رقت آمیز انداز میں بیان کیا ہے۔

1. بچپن کی یتیمی اور الٰہی تربیت کا آغاز: نبی کریم ﷺ کی زندگی کا آغاز ہی آزمائشوں سے ہوا۔ ابھی دنیا میں قدم نہیں رکھا تھا کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور ابھی چند سال ہی گزرے تھے کہ والدہ محترمہ بھی داغِ مفارقت دے گئیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ یتیمی اور ظاہری بے سروسامانی دراصل اس عظیم ہستی کی تربیت کا حصہ تھی جس نے آگے چل کر پوری دنیا کی یتیمی دور کرنی تھی۔ بچپن سے ہی آپ ﷺ کی شخصیت میں وہ وقار اور سنجیدگی تھی جو عام بچوں میں نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ کا دل دنیا کے کھیل تماشوں کے بجائے کسی گہری سوچ اور مابعد الطبیعیاتی حقائق کی تلاش میں مگن رہتا تھا۔

2. مکی معاشرہ: جہالت اور بے راہ روی کا طوفان: جیسے جیسے آپ ﷺ جوانی کی طرف بڑھے، مکہ کے حالات آپ ﷺ کے لیے سوہانِ روح بن گئے۔ وہ معاشرہ جہاں بیٹیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا، جہاں طاقتور کمزور کا خون پی جاتا تھا، اور جہاں شرک و بت پرستی نے انسانی عقل کو مفلوج کر دیا تھا۔ مکہ کی ان گلیوں میں ہونے والا ظلم، بے حیائی اور جہالت آپ ﷺ کے حساس دل پر نشتر کی طرح چبھتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے بقول، 25 سال سے 40 سال کی عمر تک کا عرصہ آپ ﷺ کے لیے شدید قلبی اضطراب کا تھا۔ آپ ﷺ مکی معاشرے کی اس اخلاقی پستی کو دیکھ کر بے چین رہتے تھے کہ ''انسانیت اس گڑھے سے کیسے نکلے گی؟''

3. اصلاحِ معاشرہ کی فکر اور غارِ حرا کی تنہائی: جب مکہ کا شور و غل اور وہاں کی جاہلانہ رسومات آپ ﷺ کے لیے ناقابلِ برداشت ہو جاتیں، تو آپ ﷺ شہر کی آبادی سے دور جبلِ نور کے غارِ حرا میں پناہ لیتے۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت پتے کی بات کہی کہ غارِ حرا پر چڑھنا کوئی معمولی جسمانی مشقت نہیں ہے، لیکن آپ ﷺ انسانیت کے غم میں اس بلندی پر چلے جاتے۔ وہاں آپ ﷺ کئی کئی روز قیام فرماتے، اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے اور تڑپتے تھے۔ آپ ﷺ کی یہ تڑپ اپنی ذات کے لیے نہیں، بلکہ اس انسانیت کے لیے تھی جو سسک رہی تھی۔ آپ ﷺ کا دل تڑپتا تھا، روح غمگین رہتی تھی اور آنکھیں انسانی ہدایت کے لیے روتی تھیں۔

4. نزولِ قرآن: آنسوؤں اور مناجات کا جواب: ڈاکٹر صاحب نے ایک ایمان افروز نکتہ پیش کیا کہ قرآن کریم محض ایک کتاب کے طور پر نازل نہیں ہوا، بلکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے ان آنسوؤں، دعاؤں اور اس بے چینی کا جواب ہے جو آپ ﷺ نے غارِ حرا کی تنہائیوں میں محسوس کی تھی۔ جب آپ ﷺ کے آنسو انسانیت کے دکھ میں سمندر کی طرح بہہ گئے اور آپ ﷺ کی تڑپ انتہا کو پہنچ گئی، تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امینؑ کے ذریعے ہدایت کا پیغام بھیجا۔ گویا قرآن وہ ''جواب'' ہے جو آپ ﷺ کے ''سوالِ ہدایت'' پر نازل ہوا۔ یہ کلامِ الٰہی دراصل اس بے چین دل کی تسکین تھا جو برسوں سے انسانیت کی فلاح کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔

5. عصرِ حاضر کے مسائل اور اسوۂ حسنہ: آج کا دور بھی مکی معاشرے جیسی بے راہ روی، نفسیاتی دباؤ اور اخلاقی پستی کا شکار ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے مطابق، ان تمام مسائل کا حل اسی تڑپ کو اپنانے میں ہے جو نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھی۔ ہم نے قرآن کو صرف تلاوت کی حد تک محدود کر دیا ہے، جبکہ ضرورت اس ''عملی قرآن'' (سیرتِ نبوی ﷺ) کو اپنانے کی ہے جس نے جاہل عرب کو دنیا کا امام بنا دیا تھا۔

حاصلِ کلام: ڈاکٹر محمد قطب الدین صاحب کی پوری گفتگو کا لبِ لباب یہی ہے کہ قرآن کریم اور صاحبِ قرآن ﷺ کی ذات ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ قرآن ''نظریہ'' (Theory) ہے اور رسول اللہ ﷺ اس کی ''عملی شکل'' (Practical) ہیں۔ اگر ہم قرآن پڑھتے ہیں لیکن سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ نہیں کرتے، تو ہم اس عملی ماڈل سے محروم رہ جائیں گے جو اللہ نے ہمارے لیے بھیجا ہے۔ آج کے دور کے تمام مسائل بی خواہ وہ ذہنی دباؤ ہو، معاشرتی بگاڑ ہو یا اخلاقی پستی بی ان کا واحد حل تلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ اس ''عملی قرآن'' یعنی سیرتِ طیبہ کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے میں ہے جس کے لیے آپ ﷺ بچپن سے بے چین رہے اور جس کی خاطر آپ ﷺ نے مکہ کی تپتی گلیوں میں ہر ظلم کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

آزاد میدان میں نمازِ عیدین کی روایت تعطل کا شکار: تاریخی ورثہ، انتظامی پیچیدگیاں اور شہری تقاضوں کا تصادم

جاوید جمال الدین

ممبئی، 17 مارچ: ممبئی میں عید الفطر کی صبح ہمیشہ سے ایک روحانی، سماجی اور تہذیبی منظر پیش کرتی رہی ہے۔ سفید لباس میں ملبوس مرد، رنگین کپڑوں میں بچے اور گھروں سے نکلتے خاندان جب عید کی نماز کے لیے رواں دواں ہوتے ہیں تو شہر کی فضا ایک خاص سرور میں ڈوب جاتی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب جنوبی ممبئی میں واقع آزاد میدان اس عظیم اجتماع کا سب سے بڑا مرکز ہوا کرتا تھا، جہاں دور دراز علاقوں سے مسلمان نمازِ عیدین ادا کرنے آتے تھے۔ تاہم گزشتہ چند برسوں میں یہ صدیوں پرانی روایت تعطل کا شکار ہو کر تقریباً ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ یہ تبدیلی محض ایک اتفاق نہیں بلکہ مختلف عوامل کا نتیجہ ہے، جن میں اجازت کے پیچیدہ مراحل، تنظیمی انتشار، انتظامیہ کا عدم اعتماد اور شہری ترقیاتی دباؤ نمایاں ہیں۔

تاریخی پس منظر: ایک تہذیبی علامت آزاد میدان میں عیدین کی نماز ایک صدی سے زائد پرانی روایت رہی ہے۔ برطانوی دور میں یہ میدان فوجی مشقوں اور عوامی اجتماعات کے لیے استعمال ہوتا تھا، مگر وقت کے ساتھ یہ ممبئی کے مسلمانوں کی اجتماعی شناخت بن گیا۔ ماضی میں یہاں نماز کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے تحت ہوتا تھا۔ اس دور میں مولانا ضیاء الدین بخاری جیسے جید عالم خطبہ دیتے تھے۔ ان کی پُراثر تقریر اور رقت آمیز دعا کے باعث نمازیوں کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں۔ وہ نہ صرف مذہبی رہنما تھے بلکہ سیاسی میدان میں بھی سرگرم رہے اور مسلم لیگ سے وابستہ ہو کر ایم ایل اے منتخب ہوئے۔ اس کمیٹی میں خلیفہ ضیاء الدین، ہارون موزے والا اور بابائے قوم یوسف پٹیل جیسے سرکردہ افراد شامل تھے، جنہوں نے اس روایت کو منظم انداز میں برقرار رکھا۔

اجازت کا پیچیدہ نظام: ممبئی امن کمیٹی کے صدر فرید شیخ کے مطابق عیدگاہ کے لیے اجازت حاصل کرنا ایک کثیر سطحی اور پیچیدہ عمل ہے۔ ان کے مطابق: ''یہ پرمیشن کوئی ایک ادارہ نہیں دیتا، بلکہ پولیس کمشنر، مقامی ڈی سی پی اور دیگر سرکاری محکمے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ آزاد میدان چونکہ پی ڈبلیو ڈی کے تحت آتا ہے، اس لیے وہاں کی اجازت بھی ضروری ہوتی ہے، لیکن اصل فیصلہ کمشنر کا ہوتا ہے۔'' انہوں نے واضح کیا کہ بظاہر یہ ایک رسمی کارروائی لگتی ہے، مگر حقیقت میں یہ مکمل طور پر انتظامیہ کے اعتماد اور حالات پر منحصر ہوتی ہے۔

تنظیمی انتشار اور اعتماد کا بحران: مقامی ذمہ داران کے مطابق اس روایت کے تعطل کی ایک بڑی وجہ تنظیمی کمزوری ہے۔ فرید شیخ کے مطابق: ''پہلے تجربہ کار لوگ تھے، جن کا ایک مضبوط ریکارڈ تھا، مگر اب نئے لوگ بغیر تیاری کے سامنے آجاتے ہیں۔ کچھ غیر سنجیدہ کوششوں نے پورا معاملہ بگاڑ دیا اور انتظامیہ کا اعتماد مجروح ہوا۔'' ان کا کہنا تھا کہ جب ایک ہی معاملے پر مختلف گروپس الگ الگ کوشش کریں تو نہ صرف اتحاد متاثر ہوتا ہے بلکہ حکام کے لیے بھی فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

انتظامیہ کا مؤقف اور سیکورٹی خدشات: پولیس اور انتظامیہ کے مطابق بڑے اجتماعات کے لیے اجازت دیتے وقت شہری سلامتی کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ ذرائع کے مطابق اگر کسی گروپ کی تنظیمی صلاحیت یا سنجیدگی پر شبہ ہو تو اجازت دینے میں احتیاط برتی جاتی ہے۔ ایک افسر کے مطابق: ''اگر کسی بڑے اجتماع میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے تو صورتحال کو سنبھالنا مشکل ہو سکتا ہے، اس لیے ہمیں مکمل تیاری اور اعتماد درکار ہوتا ہے۔''

شہری ترقی اور محدود ہوتی جگہ: ممبئی میٹرو کے تحت جاری تعمیراتی کاموں نے بھی آزاد میدان کے استعمال کو متاثر کیا ہے۔ کھدائی، محدود جگہ اور دیگر سرکاری سرگرمیوں کے باعث بڑے پیمانے پر اجتماع کا انعقاد مشکل ہو گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق بڑے شہروں میں کھلی جگہوں کی کمی ایک سنگین مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔

متبادل انتظام: مساجد اور محدود گنجائش: آزاد میدان میں نماز نہ ہونے کی صورت میں نمازیوں کا رخ قریبی مساجد کی طرف ہو جاتا ہے، جن میں نمایاں جمعہ مسجد ممبئی ہے۔ اس کے علاوہ انجمن اسلام کے میدان میں بھی نماز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں عید کے دن ایک کے بجائے کئی جماعتیں منعقد کی جاتی ہیں، تاہم اس سے نئی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

عوامی ردعمل: عوام اس تبدیلی کو ایک نقصان کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ایک مقامی شہری عابد شیخ کے مطابق: ''آزاد میدان میں جو وسعت اور سکون تھا، وہ کہیں اور ممکن نہیں۔ وہاں سب ایک ساتھ ہوتے تھے، یہاں ہم مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، جو اس روایت کی روح کے خلاف ہے۔''

موجودہ صورتحال اور ممکنہ حل: اس وقت صورتحال یہ ہے کہ گزشتہ چار سے پانچ برسوں سے آزاد میدان میں باقاعدہ نماز نہیں ہو رہی، اور کوئی مضبوط متفقہ قیادت بھی سامنے نہیں آئی۔ ماہرین اور مقامی ذمہ داران کے مطابق اس مسئلے کا حل ممکن ہے، بشرطیکہ: ایک متحد اور منظم کمیٹی تشکیل دی جائے۔ تجربہ کار افراد کو شامل کیا جائے۔ پیشگی منصوبہ بندی کے ساتھ اجازت حاصل کی جائے۔ انتظامیہ کے ساتھ اعتماد بحال کیا جائے۔ آزاد میدان میں نمازِ عیدین کا تعطل صرف ایک انتظامی مسئلہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی خلا کی علامت ہے۔ یہ روایت ممبئی کے مسلمانوں کی اجتماعی شناخت اور شہر کی مشترکہ ثقافت کا اہم حصہ رہی ہے۔ اگرچہ سیکورٹی خدشات اور شہری دباؤ اپنی جگہ اہم ہیں، مگر ان کے ساتھ توازن قائم کرنا بھی ضروری ہے تاکہ یہ روایت مکمل طور پر ختم نہ ہو۔ عید کی نماز محض ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ایک اجتماعی تجربہ ہے، جو دلوں کو جوڑتا ہے۔ آزاد میدان اس تجربے کی ایک مضبوط علامت رہا ہے۔ اب سوال یہی ہے کہ کیا اس تاریخی روایت کو جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کر کے دوبارہ زندہ کیا جا سکے گا، یا یہ ماضی کی ایک خوبصورت یاد بن کر رہ جائے گی۔ یہ فیصلہ صرف انتظامیہ کا نہیں بلکہ پوری کمیونٹی کے اجتماعی شعور، اتحاد اور سنجیدگی پر منحصر ہے۔

طبی امداد کی پہلی کھیپ موصول ہونے پر ایران نے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی۔18/ مارچ۔ ایم این این۔ ہندوستان سے طبی امداد کی پہلی کھیپ بدھ کو ایران پہنچی، تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے تصدیق کی۔ ہندوستان میں ایرانی سفارت خانے نے کہا کہ یہ ترسیل ایرانی ہلال احمر سوسائٹی کی طرف سے موصول ہوئی ہے اور ہندوستانی عوام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں ایران کے سفارت خانے نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا، ''ہندوستان کے معزز لوگوں کی طرف سے طبی امداد کی پہلی کھیپ پہنچا دی گئی ہے۔ ہم ہندوستان کے مہربان لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔'' ہندوستان، حالیہ برسوں میں، دوسرے ممالک کو امداد فراہم کرنے والے ایک قابلِ ذکر ملک کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ امداد ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایران 28 فروری کو شروع ہونے والی امریکہ اسرائیل فوجی مہم کے اثرات سے دوچار ہے۔ جنیوا میں اقوام متحدہ میں ایران کے سفیر علی بحرینی کے مطابق ایران میں تنازع شروع ہونے کے بعد سے اب تک 1300 سے زائد افراد ہلاک اور 7000 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ دریں اثنا، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات پر 18 حملوں کی اطلاع دی ہے اور تصدیق کی ہے کہ آٹھ طبی عملے کے ہلاک ہوئے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کے حکام کا کہنا ہے کہ چیلنجوں کے باوجود ایرانی صحت کی دیکھ بھال کا نظام بڑی حد تک فعال رہا۔ ڈبلیو ایچ او کے علاقائی ڈائریکٹر حنان بلخی نے رائٹرز کو بتایا، ''بنیادی صحت کی دیکھ بھال اور صحت کا بنیادی ڈھانچہ مضبوط ہے، اور وہ ابھی تک ہلاکتوں کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں۔'' ڈبلیو ایچ او نے یہ بھی کہا کہ اگر صورتحال مزید خراب ہوتی ہے تو اس کے پاس ہنگامی سامان کی فراہمی کے ہنگامی منصوبے ہیں۔ حکام نے مزید بتایا کہ زہریلی ''کالی بارش'' سے ممکنہ صحت کے خطرات جو تیل کی تنصیبات میں آگ لگنے سے دھوئیں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، جو سانس کے انفیکشن کو بڑھا سکتے ہیں۔ ہنگامی طبی امداد کے لیے پروازیں، جو دبئی میں ڈبلیو ایچ او کے مرکز سے عارضی طور پر معطل کی گئی تھیں، اب دوبارہ شروع ہو گئی ہیں۔

☆☆☆☆☆

روزنامہ ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
19 March 2026

طلبہ صحافت کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانے کے لیے عملی تربیت ضروری

مانو میں ایم سی جے اسٹوڈیو کا افتتاح۔ پروفیسر سید عین الحسن وائس چانسلر کی مخاطبت

حیدرآباد، 18 مارچ (پریس نوٹ) طلبہ صحافت کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانے کے لیے عملی تربیت بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں شعبہ ترسیل عامہ و صحافت ٹھوس بنیادوں پر کام کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ انہوں نے آج شعبہ ترسیل عامہ وصحافت کے "اردشیر ایرانی میڈیا اسٹوڈیو" کا باضابطہ طور پر افتتاح انجام دیا۔ اس موقع پر منعقدہ تقریب کو خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر نے کہا کہ صحافت کے طلبہ کو عملی میدان کے چیلنجس سے نمٹنے کے لیے بہترین تربیت کی ضرورت ہے اور مانو کا شعبہ ترسیل عامہ و صحافت طلبہ کی تربیت کے لیے ہر طرح کا سامان فراہم کر رہا ہے۔ شعبہ کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے انہوں نے ہر ممکنہ تعاون کا

یقین دلایا اور کہا کہ اردو یونیورسٹی کے طلبہ دیگر زبانوں پر عبور حاصل کرتے ہوئے جاب مارکٹ میں اپنے لیے بہترین مواقع حاصل کرسکتے ہیں۔ وائس چانسلر نے کہا کہ اردو یونیورسٹی کے طلبہ کو مناسب تربیت اور رہبری فراہم کی جائے تو ان میں ترقی کی بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں۔ ایم سی جے میڈیا اسٹوڈیو کی افتتاحی تقریب میں وائس چانسلر کے علاوہ رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد، ڈین اکیڈیمکس پروفیسر محمد شاہد، صدر شعبہ نظم ونسق عامہ پروفیسر سید نجی اللہ، صدر شعبہ سی ایس و آئی ٹی پروفیسر پردیپ کمار، صدر شعبہ سماجیات ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین، صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد حبیب کے علاوہ مختلف اسکولوں کے ڈین، صدور شعبہ جات، اساتذہ، غیر تدریسی عملہ، پی ایچ ڈی اسکالرس، یو جی و پی جی کے طلبہ موجود تھے۔ اس موقع پر طلبہ صحافت کے تیار کردہ چنندہ ویڈیوز کی اسکریننگ بھی کی گئی۔ ایم سی جے میڈیا اسٹوڈیو کے افتتاح کے بعد وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن کا ایک تفصیلی انٹرویو ایم سی جے کی طالبہ صالحہ وسیم نے ریکارڈ کیا۔ جو بہت جلد ایم سی جے کے یوٹیوب چینل پر پیش کیا جائے گا۔ پروفیسر احتشام احمد خان، صدر و ڈین شعبہ ترسیل عامہ وصحافت نے شعبہ کے میڈیا اسٹوڈیو کے آغاز کے متعلق تفصیلات پیش کیں اور کہا کہ جاریہ تعلیمی سال سے ویڈیو پروڈکشن کے دو کریڈٹ یو جی، پی جی کے سبھی طلبہ کے لیے لازمی کردیئے گئے ہیں اور مختصر سے عرصے میں توقع ہے کہ طلبہ ویڈیو پروڈکشن کی عملی مشق کرتے ہوئے سیاسی، سماجی، معاشی، ثقافتی اور تاریخی نوعیت کے اہم موضوعات پر 250 سے زائد ویڈیو تیار کریں گے۔

جمعیۃ علماء اتراکھنڈ کی جانب سے رمضان کے آخری جمعہ کو "اصلاحِ معاشرہ" کے نام کرنے کی اپیل

ہریدوار/ اتراکھنڈ، 18 مارچ (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء ہند، صوبہ اتراکھنڈ کے ذمہ داران نے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو "اصلاحِ معاشرہ" کے عنوان سے منانے کی اپیل کرتے ہوئے مسلم سماج میں پھیلتی ہوئی برائیوں، خاص طور پر شادی بیاہ کی غیر ضروری رسومات اور جہیز جیسی لعنت کے خلاف بیداری مہم چلانے پر زور دیا ہے۔ اپنے مشترکہ بیان میں جمعیۃ کے رہنماؤں نے کہا کہ آج مسلم معاشرہ میں شادی کو مشکل اور مہنگا بنا دیا گیا ہے، جہاں دین داری اور تعلیم کے بجائے جہیز کو معیار بنا لیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے کئی بیٹیاں نکاح سے محروم رہ جاتی ہیں اور والدین قرض، سود اور مالی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے علماء کرام، ائمہ مساجد اور دعوتی کام سے وابستہ افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں اس سماجی برائی کے خاتمے کے لیے سرگرم کردار ادا کریں اور اپنی تقاریر و تحریروں کے ذریعے عوام کو سادگی سے نکاح کرنے کی ترغیب دیں۔ جو اہم تجاویز پیش کی گئیں وہ اس طرح ہیں: رمضان کے آخری جمعہ اور عید کے موقع پر مساجد میں جہیز اور غیر شرعی رسومات کے خلاف خصوصی بیانات دیے جائیں۔ شادیوں میں سادگی کو فروغ دیا جائے، بارات محدود رکھی جائے اور ڈی جے، آتش بازی اور فضول رسومات سے پرہیز کیا جائے۔ نوجوانوں کی ذہن سازی کے لیے بستیوں میں "اصلاحِ معاشرہ" کے عنوان سے پروگرام منعقد کیے جائیں۔ شادی کے خواہشمند خاندانوں سے ملاقات کر کے انہیں سادگی کے ساتھ نکاح پر آمادہ کیا جائے۔ مسلمانوں میں وراثت کی اہمیت اجاگر کی جائے اور اس کی ادائیگی کو یقینی بنانے کی ترغیب دی جائے۔ عید کے موقع پر فضول خرچی اور غیر ضروری تقریبات سے بچنے کی تلقین کی جائے۔ مدارس کے ذمہ داران طلباء کی تربیت میں سادگی اور سنت کے مطابق نکاح کے پہلو کو اجاگر کریں۔ جمعیۃ علماء اتراکھنڈ کے ذمہ داران نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ معاشرے کو جہیز اور دیگر غیر اسلامی رسومات سے پاک کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے اور عوام سے بھی اس مہم میں تعاون کی اپیل کی۔ اپیل کنندگان میں مفتی رئیس احمد (نائب صدر)، مولانا شرافت علی قاسمی (ناظم عمومی)، مولانا عبد الواحد (صدر، ہردوار)، مولانا محمد احمد، مفتی محمد توفیق، مولانا عبد المنان (صدر، دہرہ دون)، مولانا محمد مقیم (صدر، نینی تال) اور مفتی محمد عظیم کے نام شامل ہیں۔

پاتور، قومی یکجہتی کا پیغام دینے والی روزہ افطار پارٹی جوش وخروش کے ساتھ منعقد

ہوٹل گرینڈ محفل میں مختلف طبقات سماج کی پُرجوش شرکت، بھائی چارہ اور سماجی ہم آہنگی کا پیغام

اکولہ:۱۸؍ مارچ (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) قومی یکجہتی، انسانی اتحاد، بھائی چارہ اور مساوات جیسے اعلیٰ اقدار کا پیغام عام کرنے کے مقصد سے شہر پاتور میں ایک شاندار روزہ افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ پاتور کے ہوٹل گرینڈ محفل میں منعقد ہونے والا یہ پروگرام نہایت جوش وخروش اور بھائی چارے کے ماحول میں انجام پایا۔ اس افطار پارٹی کا انعقاد ڈاکٹر ساجد شیخ اور محمد فرحان امین کی پہل پر کیا گیا تھا۔ ماہِ رمضان کی بابرکت مناسبت سے منعقد اس پروگرام میں مختلف طبقات سماج سے تعلق رکھنے والی معزز شخصیات، سماجی کارکنان والے افراد نے ایک ساتھ روزہ افطار کیا۔ اس موقع پر باہمی گفتگو کے ذریعے سماجی ہم آہنگی، اتحاد اور قومی یکجہتی کا پیغام دیا گیا۔ موجود معززین نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے پروگراموں سے معاشرے میں محبت، باہمی احترام اور بھائی چارے کو مزید مضبوطی ملتی ہے۔ اس موقع پر پروفیسر سلمان احمد اور ظہور احمد نے رہنمائی فرمائی۔ پروگرام میں کرشنا اندھارے، شنکر راؤ نا بھرے، سریندرا گلے، ہدایت خان روم خان، حاجی سید برہان، سید مجاہد اقبال، ڈاکٹر نند کشور راوت، ڈاکٹر ابھی بھسکوٹے، صحافی امیش دیشمکھ، موہن جوشی، ایڈوکیٹ وجے بورکر، نربھئے پوہرے، نکھل اپروٹ، عبدالکریم سر، ڈاکٹر وقار انصاری اور صحافی ناتق شیخ سمیت کئی معزز شخصیات کی نمایاں شرکت رہی۔ پروگرام کی نظامت دھنجے مشرا نے انجام دی جبکہ آخر میں ڈاکٹر ساجد شیخ نے اظہار تشکر پیش کیا۔

منیّار برادری جلگاؤں کی ربع صدی کی قابلِ تحسین روایت مستحقین میں شیر قورما کٹس کی تقسیم

جلگاؤں:۱۸؍ مارچ (عقیل خان بیاولی):۔ ماہِ مقدس رمضان المبارک کے بابرکت موقع پر منیار برادری جلگاؤں ضلع کی جانب سے گزشتہ پچیس برسوں سے جاری انسان دوست روایت کے تسلسل میں امسال بھی ایک قابل ستائش فلاحی اقدام انجام دیا گیا۔ برادری کے صدر فاروق شیخ کی قیادت میں شہر وضلع کے غرباء، نادار اور مستحق خاندانوں تک گھر گھر پہنچ کر شیر قورما کٹس تقسیم کی گئیں۔ مذکورہ کٹس میں عید الفطر اور رمضان المبارک کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری اشیائے خورد ونوش شامل کی گئیں، جن میں شکر، کھجور، سویاں، کاجو، بادام، چارولی، الائچی، کسٹرڈ پاؤڈر اور کھوپرا وغیرہ شامل ہیں۔ ہر کٹ کی مالیت تقریباً 661 روپے کے قریب بنتی ہے الحمدللہ، اس فلاحی مہم کے تحت مجموعی طور پر 125 کٹس (تقریباً 82625 روپے مالیت) مستحق خاندانوں میں تقسیم کی گئیں، جس کے نتیجے میں غریب و نادار افراد کے چہروں پر خوشی کی جھلک نمایاں ہوئی اور رمضان المبارک کی روحانی فضا میں مزید رونق پیدا ہوئی۔ اس موقع پر صدر منیار برادری جلگاؤں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "ہماری بھرپور کوشش رہتی ہے کہ معاشرے کے ہر ضرورت مند فرد تک امداد پہنچے اور کوئی بھی عید کی خوشیوں سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس معمولی سی خدمت کو شرفِ قبولیت بخشے اور آئندہ بھی ہمیں اسی جذبہ خیر کے ساتھ خدمتِ خلق کی توفیق عطا فرمائے۔" منیار برادری کا یہ مسلسل فلاحی اقدام نہ صرف خدمتِ خلق کی ایک روشن مثال ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، اخوت اور ایثار کے جذبے کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے، جس پر شہر کے مختلف حلقوں کی جانب سے بھرپور ستائش کی جا رہی ہے۔

زیرو کسٹم ڈیوٹی سے ایٹمی توانائی کی معیشت میں تبدیلی آئے گی: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی۔ 18؍ مارچ۔ ایم این این۔ جوہری توانائی کے منصوبوں کے لئے درکار سامان کی درآمد پر صفر کسٹم ڈیوٹی ملک میں جوہری توانائی کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے جبکہ اس منصوبے کی مجموعی لاگت اور بجلی کی فی یونٹ لاگت کو بھی کم کیا جائے گا، جس سے ایسے منصوبے زیادہ قابل عمل بن جائیں گے، خاص طور پر جن میں خاطر خواہ درآمدی مواد کے ساتھ غیر ملکی تعاون شامل ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی، ارضیاتی سائنس کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور پی ایم او، عملہ، عوامی شکایات، پنشن، جوہری توانائی اور خلا کے وزیر مملکت جناب ریش اوستھی اور جناب روی کشن کی طرف سے لوک سبھا میں پوچھے گئے ایک غیر ستارہ والے سوال کا تحریری جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جوہری توانائی کے شعبے میں حکومت کے اقدامات کی تفصیلات فراہم کیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ سال 2035 تک ایٹمی ایندھن اور ری ایکٹر کے اجزاء پر کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ سے پروجیکٹ کے اخراجات اور بجلی پیدا کرنے کے اخراجات دونوں کو کم کرنے میں مدد ملے گی، جس سے ایٹمی توانائی کے منصوبوں کی معاشی عملداری میں بہتری آئے گی۔ دس نئے منظور شدہ 700 میگاواٹ پریشرائزڈ ہیوی واٹر ری ایکٹر (پی ایچ ڈبلیو آر) یونٹوں کے لیے گھریلو سپلائی چین کو مضبوط کرنے پر، وزیر موصوف نے بتایا کہ نیوکلیئر پاور کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (این پی سی آئی ایل) نے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ان میں تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے بلک آرڈر دینا، ضروری تعاون کے ساتھ وینڈر بیس کو بڑھانا، درآمدی متبادل کے لیے مقامی آلات کو فروغ دینا، کلاس-1 کے مقامی سپلائرز کے لیے کچھ آلات کو محفوظ کرنا، اور ایم ایس ایم ایز کی حوصلہ افزائی اور بولیوں میں انہیں ترجیح دینے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے وینڈر میٹنگوں کا اہتمام کرنا شامل ہیں۔ بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر (بی اے آر سی) میں تحقیق اور ترقی کے لیے بڑھتی ہوئی فنڈنگ کے بارے میں وزیر موصوف نے کہا کہ بڑھتی ہوئی رقم کو کثیر شعبہ جاتی ٹیکنالوجی کی ترقی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے جس کا مقصد خود کفالت حاصل کرنا ہے۔ توجہ مرکوز کرنے والے شعبوں میں نئے تحقیقی ری ایکٹرز کی ترقی، خاص طور پر کینسر کے علاج کے لیے آاسوٹوپ کی پیداوار کی سہولیات، چھوٹے ماڈیولر ری ایکٹرز (ایس ایم آر) اور ہائیڈروجن کی پیداوار سمیت جدید ری ایکٹر ٹیکنالوجیز، ایکسلریٹر ٹیکنالوجیز، لیزر پر مبنی ایپلی کیشنز اور جدید مواد اور مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجیز شامل ہیں۔

انڈین کوسٹ گارڈز کے لیے ساحل کے نزدیک گشت کرنے والے دو جہازوں کی تعمیر کے کام کا آغاز

نئی دہلی۔ 18؍ مارچ۔ ایم این این۔ آئندہ سلسلے کے ساحل کے نزدیک گشت کرنے والے چھ بحری جہازوں (او پی وی) کے دوسرے اور تیسرے جہاز یارڈ 16402 اور 16403 کی تعمیر کے کام کے آغاز کی تقریب 17 مارچ 2026ء کو میسرز وائی ایم پی ایل، رتنا گیری میں منعقد ہوئی۔ 5000 ناٹیکل میل کی رینج کے ساتھ، یہ جہاز 23 ناٹ کی زیادہ سے زیادہ رفتار حاصل کرنے کے قابل ہوں گے۔ 117 میٹر لمبائی کی پیمائش اور 11 افسران اور 110 جوانوں کی طاقت کے ساتھ، اس میں جدید ترین مشینری اور جدید ترین تکنیکی نظام بھی شامل ہوں گے، جن میں اے آئی پر مبنی پیشن گوئی کی دیکھ بھال کے نظام، ریموٹ پائلٹ ڈرون، انٹیگریٹڈ برج سسٹم اور انٹیگریٹڈ پلیٹ فارم مینجمنٹ سسٹم شامل ہیں۔ اس جہاز کو حکومت کے آتم نربھر بھارت کے ویژن کے مطابق خرید زمرے کے تحت ایم ڈی ایل کے ذریعے مقامی طور پر ڈیزائن، تیار اور تعمیر کیا جا رہا ہے۔ آئندہ سلسلے کے ساحل کے نزدیک گشت کرنے والے چھ بحری جہازوں کے سلسلے میں معاہدہ 20 دسمبر 2023ء کو مکمل ہوا۔ اس پہل سے اپنی آپریشنل صلاحیتوں کو فروغ دینے اور ساحلی سلامتی کو تقویت دینے کے لیے آئی سی جی کی جاری کوششوں میں ایک اہم سنگ میل کی نشاندہی ہوتی ہے۔

ہندوستان اور فرانس نے مضبوط ہند۔ بحر الکاہل شراکت داری کا اعادہ کیا

نئی دہلی۔ 18؍ مارچ۔ ایم این این۔ فرانس کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل فابین مینڈن نے چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان کے ساتھ ٹیلی فونک بات چیت کی، جس میں ہند-بحرالکاہل خطے میں دونوں ممالک کے درمیان مضبوط اسٹریٹجک شراکت داری کا اعادہ کیا۔ منگل کے روز ہندوستان میں فرانسیسی سفارت خانے کے ایک بیان کے مطابق، دونوں فوجی رہنماؤں نے جاری تعاون پر تبادلہ خیال کیا اور اپنی مسلح افواج کے درمیان باقاعدہ تبادلے کی اہمیت پر زور دیا۔ سفارت خانے نے کہا،" فرانسیسی چیف آف ڈیفنس اسٹاف نے اپنے ہندوستانی ہم منصب جنرل انیل چوہان کے ساتھ ٹیلی فونک بات چیت کی۔ ہندوستان اور فرانس ہند بحرالکاہل کے خطے میں مضبوط شراکت دار ہیں۔ ان کے باقاعدہ فوج، فضائی اور بحری تبادلے اور مشترکہ تربیت علاقائی استحکام کو تقویت دیتی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، جنرل مینڈن نے دوطرفہ دفاعی تعلقات کی گہرائی کو اجاگر کرتے ہوئے، ہند-بحرالکاہل میں ہندوستان کو فرانس کا" بڑا پارٹنر" قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ سرگرمیاں تربیت، آپریشنل شراکت داری اور صلاحیتوں کی ترقی پر محیط ہیں، یہ سب علاقائی استحکام میں معاون ہیں۔" میرے ہندوستانی ہم منصب، جنرل انیل چوہان کے ساتھ تبادلہ ہوا۔ ہندوستان ہند بحرالکاہل میں فرانس کا ایک بڑا پارٹنر ہے۔ ہماری شراکت داری بھرپور ہے، جو ہماری فوجوں کے درمیان زمین، فضا میں اور ہماری بحریہ کے درمیان باقاعدگی سے تبادلوں سے مجسم ہے۔ تربیت، آپریشنل شراکت داری، صلاحیت میں تعاون: ہمارے مشترکہ اقدامات مختلف ہیں اور ریاست کے جنرل انڈو پیسیفک میں تعاون کرتے ہیں۔ اس سے پہلے پچھلے مہینے، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بنگلورو میں اپنے فرانسیسی ہم منصب، مسلح افواج اور سابق فوجیوں کے امور کی وزیر کیتھرین واؤترین کے ساتھ 6 ویں ہند-فرانس سالانہ دفاعی ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کی، جہاں دونوں فریقوں نے اپنے دفاعی تعاون کے معاہدے کو مزید 10 سال کے لیے تجدید کیا، ایک ایم ایم کے افسروں کی باہمی تعیناتی کا اعلان کیا۔

بھارت خلیجی ممالک کے ساتھ مقامی کرنسیوں میں تجارت کرنے کا خواہاں

نئی دہلی۔ 18؍ مارچ۔ ایم این این۔ حکومتی عہدیداروں نے ذرائع کو بتایا کہ ہندوستان خلیجی ممالک کے ساتھ مقامی کرنسیوں میں تجارت طے کرنے کے لیے ایک فریم ورک کی تلاش کر رہا ہے تاکہ تیل اور دیگر اشیا کے درآمدی بل کو بیرونی جھٹکوں سے بچایا جا سکے، جس میں جاری جغرافیائی سیاسی کشیدگی بھی شامل ہے۔ اس اقدام کا مقصد عالمی غیر یقینی صورتحال کی نمائش کو کم کرنا ہے جو تجارتی بہاؤ میں خلل ڈال سکتے ہیں اور درآمدی لاگت کو بڑھا سکتے ہیں، خاص طور پر خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کے لیے، جو ہندوستان خطے سے بہت زیادہ درآمد کرتا ہے۔ ایک سرکاری اہلکار نے کہا کہ" ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ بھارت جب بھی بیرونی غیر یقینی صورتحال پیدا ہو، جیسے کہ جاری تنازعات سے محفوظ رہے۔ خلیج تعاون کونسل (GCC) کے ممالک میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، قطر، عمان اور بحرین شامل ہیں۔ حالیہ مہینوں میں جاری جغرافیائی سیاسی کشیدگی، خاص طور پر مغربی ایشیا میں تیل کی قیمتیں اتار چڑھاؤ کا شکار رہی ہیں۔ برینٹ کروڈ کی قیمت تقریباً 70 ڈالر اور 110 ڈالر فی بیرل کے درمیان آ گئی ہے، جس سے عالمی سپلائی کو خطرات لاحق ہیں۔ چونکہ ہندوستان اپنی خام تیل کی تقریباً 85 فیصد ضروریات کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا ہے، اس طرح کی قیمتوں میں اضافہ درآمدی بل کو بڑھا سکتا ہے، تجارتی خسارہ بڑھا سکتا ہے، اور افراط زر کو بڑھا سکتا ہے۔ اس تناظر میں، مقامی کرنسیوں میں تجارت کرنے سے مدد مل سکتی ہے، خاص طور پر مالی سال 25 میں ہندوستان کی کل خام تیل کی درآمدات کا تقریباً 28 فیصد خلیج تعاون کونسل ممالک سے آیا تھا، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات اس حجم کا بڑا حصہ فراہم کرتے ہیں۔ حکام نے کہا کہ گھریلو کرنسیوں میں تجارت کو فعال کرنے سے امریکی ڈالر کے ذریعے لین دین کو روٹ کرنے سے بچنے میں مدد ملے گی، اس طرح تبادلوں کے اخراجات کم ہوں گے اور کرنسی کے اتار چڑھاؤ کے اثرات کو محدود کیا جائے گا۔ ایک دوسرے اہلکار نے بتایا کہ اگرچہ خطے کے حوالے سے ڈالر کی دستیابی کے بارے میں کوئی فوری تشویش نہیں ہے، لیکن یہ دباؤ بین الاقوامی لین دین میں روپے کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ایک وسیع حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ پہل روپے کے کمزور ہونے کے پس منظر میں بھی سامنے آئی ہے، جس نے درآمدات کو مزید مہنگا کر دیا ہے۔" ہم روپے کی رفتار کا اندازہ نہیں لگا سکتے، اور درآمدات مہنگی ہو رہی ہیں۔ اسی لیے یہ ضروری ہے کہ ایسے انتظامات ہوں جہاں تجارت مقامی کرنسیوں میں ہو نہ کہ ڈالر میں۔

ہندوستانی ریاستوں کی تمام اُردو اکادمیاں مجہولیت کا شکار

ریاستی حکومتیں اُردو اکادمیوں کو جلد فعال بنائیں: نثار صدیقی

ہسپورہ/ اورنگ آباد: ۱۸؍ مارچ:۔ بہار کی فعال ادبی تنظیم بزم ادب کی ایک اہم نشست بریلی بیگہ ہسپورہ میں اُردو دنیا کے مشہور و معروف مکالمہ کار، فلم رائٹر، بے باک نڈر صحافی نثار احمد صدیقی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس نشست میں اُردو زبان و ادب کے فروغ میں ہندوستان کی ریاستی اُردو اکادمیوں کے کردار پر اراکین بزم ادب و مقامی اُردو نواز حضرات سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ریاست بہار کی اُردو اکادمی سے متعلق نثار صدیقی نے بتایا کہ آج سے چند سال قبل تک جو بہار اُردو اکادمی نے اُردو زبان و ادب کے فروغ کے لئے کام کیا۔ وہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی اُردو نواز و اُردو پرست نتیش حکومت کی تعریف کرتے رہے ہیں۔ آپ حضرات چند سال قبل کے غیر ملکی اُردو اخبارات و رسائل خصوصاً " لندن ٹائمز" (لندن)،" پرواز" (لندن)،" پاکستانی نیوز" (لندن)،" ہفتہ وار ثالث" (امریکہ)،" لوح و قلم" (جرمن) اور کئی دوسرے زبان کے اخبارات و رسائل کے ورق گردانی کریں گے تو ہمارے بہار اُردو اکادمی و نتیش حکومت کی فروغ اُردو و اُردو نوازی سے متعلق بہت ساری خبریں و مختصر مضامین پڑھنے کو ملیں گے لیکن آج بہار اُردو اکادمی نہایت نازک دور سے گزر رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مستقل سکریٹری و اسٹاف کی عدم دستیابی ہے۔ یہ صرف بہار اُردو اکادمی کی حالت نہیں ہے بلکہ ہندوستان کی سب ہی ریاستی اُردو اکادمیاں اسی حالت سے دو چار ہیں۔ آج دس سالوں سے ہندوستان میں جو اُردو زبان کی حالت ہے وہ صرف ہندوستان کے اُردو نواز ہی نہیں بلکہ غیر ممالک کے اُردو نواز بھی مرکزی حکومت کی اردو دشمنی سے واقف ہو چکے ہیں۔ یاد رہے اُردو زبان اسی ہندوستان میں پیدا ہوئی لیکن اس زبان کو ایک قوم سے منسوب کر کے اُردو زبان کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے" جس قوم کو ختم کرنا ہو، اسکی زبان ختم کر دو، اور جس زبان کو ختم کرنا ہو اس کا رسم الخط ختم کردو" آج اسی مقولہ پر مرکزی حکومت عمل پیرا ہے۔ جسے ہم یا آپ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ آج سے 45 سال قبل ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (مرحوم) نے دہلی یونیورسٹی کی ایک تقریب میں کہا تھا" اُردو موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے"۔ حالانکہ اس زمانہ میں مرکز و دیگر ریاستوں میں کانگریسی حکومت تھی لیکن اپنے اقتدار کے لئے اُردو زبان کے ساتھ جو کھلواڑ کیا اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ کانگریسی حکومت نے کبھی بھی ہندوستانی آئین و دستور کے خلاف کام نہیں کئے۔ 1959ء میں حکومت ہند نے علاقائی زبانوں کے لئے سہ لسانی فارمولہ واضح کیا اور 1961ء کے کسی ماہ میں وزرائے اعلیٰ کانفرنس میں اس کی توثیق کی گئی جس کے تحت ہر طالب علم کو تین زبانیں پڑھنے کو لازمی قرار دیا گیا تھا۔ اول مادری زبان، دوئم جدید ہندوستانی زبان/ علاقائی زبان، سوئم غیر ملکی زبان (انگریزی) اس میں یہ بھی واضح کر دیا گیا تھا کہ ابتدائی اور ثانوی درجہ دونوں سطحوں پر تعلیم مادری زبان میں ہی دی جائے گی۔ مندرجہ بالا اصولوں پر کانگریسی حکومت سنجیدگی سے کام کرتی رہی لیکن آج مرکز میں جو حکومت ہے وہ کس حد تک سہ لسانی فارمولہ پر کام کر رہی ہے۔ وہ ہندوستانی سیکولر عوام و غیر ملکی عوام کے سامنے عیاں ہے۔ مرکزی حکومت میں بہت سارے وزرا پڑھے لکھے اور ذہین لوگ ہیں انہیں معلوم ہے کہ اُردو صرف زبان نہیں بلکہ اس ملک کا عظیم تہذیبی ورثہ ہے۔ دنیا کی کوئی بھی ایسی زبان (دو تین زبانوں کو چھوڑ کر) نہیں ہے جو تہذیب سکھاتی ہو۔ یہ زبان بین الاقوامی زبان ہے۔ اسی زبان نے جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف" انقلاب زندہ باد" کا نعرہ دیا اور فتح یابی دیلائی۔ لیکن صد حیف! آج مرکزی حکومت کے اشارے پر صوبائی حکومتیں بھی اس زبان کو ختم کرنے پر پڑی ہوئی ہے۔ چند ایسی ریاستی اُردو اکادمیاں ہیں جو بزرگ ادیب صحافی و شاعر کو ماہانہ پینشن دیتی رہی ہیں لیکن اب وہ سب ضعیف العمر ادباء اس پینشن سے محروم ہیں۔ وجہ صرف یہ ہے کہ موجودہ حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اُردو کے ادباء وشعراء صرف مسلمان ہی ہیں۔ اسی لئے انہیں پینشن سے محروم کر دیا گیا۔ حالانکہ ایسی بات نہیں بہت سارے بزرگ ادباء وشعراء غیر مسلم بھی ہے جنہیں پینشن اور مسودے پر اشاعتی مالی تعاون دیا جاتا رہا ہے لیکن اب ہندوستان کی ساری اُردو اکادمیاں تعطل کا شکار ہیں۔ اس لئے اب اُردو مصنفین اس سے مستفیض نہیں ہو پا رہے ہیں۔ در اصل مرکزی حکومت کے اشارے پر ریاستی حکومتیں اُردو اکادمیوں کو فعال نہیں بنا پا رہی ہیں اور انہیں کسی طرح کا کوئی مالی تعاون نہیں فراہم کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی کئی ریاستیں ایسی بھی ہیں جہاں اُردو دوسری سرکاری زبان ہے لیکن وہاں صوبائی حکومت سرد مہری سے کام لے رہی ہے۔ جبکہ آئین و دستور کے لحاظ سے ریاستی حکومتوں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود اور اس کی زبان کی حفاظت کرے۔ لیکن ہندوستان کی سب ہی ریاستوں کی حالت دگر گوں ہیں۔ اگر ہندوستان کی صوبائی حکومتیں آئین و دستور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی اپنی ریاستی اُردو اکادمیوں کو فعال بنانے کی کوشش کریں تو یقیناً مستقبل میں تاریخ لکھنے والے ان ریاستوں کے سربراہ کے نام سنہرے حرفوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔۔ لیکن ایسا کیوں کر ہوگا۔۔؟ نثار صدیقی نے مزید بیان میں کہا کہ اگر ہمارے اُردو پروفیسران و اُردو ٹیچر جو اُردو کی روٹی کھا رہے ہیں وہ کم از کم ایک اُردو اخبار و ایک اُردو رسالہ خرید کر پڑھیں تا کہ اُردو زبان زندہ رہے۔ اس نشست میں مہمان خصوصی پروفیسر اسلام عشرت کے علاوہ سابق مکھیا ارجن سنگھ یادو، ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر ممتاز دانش، مقامی جدیو لیڈر چندریش پٹیل نے بھی اظہار خیال کیا۔ شرکاء میں اعجاز احمد نیشنل اکادمی ہسپورہ، عطاءاللہ خان، ماسٹر ظفر انصاری، شمشاد عالم شمشاد، احمد بریانی، صابر حسین اور محمد شعیب شامل تھے۔ آخر میں تمام شرکاء کا شکریہ گلفراز احمد نے ادا کیا۔

بازارِ سیاست میں سکہ جیو پالیٹکس کا چلن

ازقلم محمود علی لیکچرر

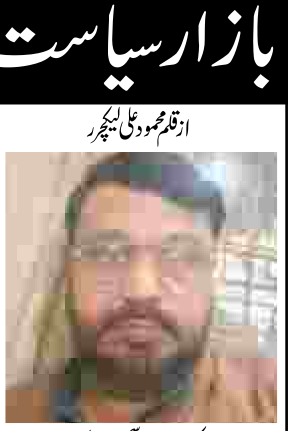

دنیا کی سیاست کو سمجھنے کے لیے صرف سیاسی نظریات یا معاشی عوامل کو جاننا کافی نہیں ہوتا بلکہ جغرافیہ بھی ایک مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ اسی حقیقت کو واضح کرنے والا علم جیوپولیٹکس کہلاتا ہے۔ جیوپولیٹکس دراصل اس بات کا مطالعہ ہے کہ زمین کی جغرافیائی ساخت قدرتی وسائل سمندری راستے اور سرحدیں کسی ملک کی سیاسی طاقت اور عالمی اثر و رسوخ کو کس طرح متاثر کرتی ہیں۔ لفظ جیوپولیٹکس دو الفاظ سے مل کر بنا ہے جیو یعنی زمین اور پولیٹکس یعنی سیاست۔ اس طرح جیوپولیٹکس کا مطلب ہوا زمین اور سیاست کے درمیان تعلق۔ اس علم کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی ملک اپنے جغرافیائی مقام کی وجہ سے عالمی سیاست میں کس حد تک طاقتور یا کمزور ہو سکتا ہے۔ جیوپولیٹکس کا تصور Concept of geopolitics انیسویں صدی میں یورپ میں سامنے آیا۔ اس زمانے میں کئی مفکرین نے اس بات پر زور دیا کہ جغرافیہ عالمی سیاست کو گہرے طور پر متاثر کرتا ہے۔ جرمن جغرافیہ دان فریڈرک راٹزل کو جیوپولیٹکس کے ابتدائی نظریہ دانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ریاست کو ایک زندہ جسم سے تشبیہ دی اور کہا کہ ریاستیں بھی اپنی بقا اور ترقی کے لیے مزید زمین اور وسائل حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعد میں برطانوی مفکر ہالفورڈ میکنڈر Halford Mackinder نے جیوپولیٹکس کا مشہور نظریہ پیش کیا جسے "ہارٹ لینڈ تھیوری Heartland theory کہا جاتا ہے۔ ان کے مطابق یوریشیا کے مرکزی علاقے یعنی وسطی ایشیا اور روس کا خطہ دنیا کی سیاست کا مرکز ہے۔ ان کا مشہور قول تھا:" جو مشرقی یورپ پر حکمرانی کرے گا وہ ہارٹ لینڈ کو کنٹرول کرے گا، اور جو ہارٹ لینڈ پر حکمرانی کرے گا وہ دنیا پر اثر انداز ہوگا۔" اسی طرح امریکی مفکر نکولس سپائک مین نے رم لینڈ تھیوری پیش کی جس کے مطابق سمندری کناروں کے علاقے عالمی طاقت کے لیے زیادہ اہم ہیں۔ بیسویں صدی کی دونوں عالمی جنگوں میں جیوپولیٹکس کا کردار نمایاں تھا۔ بڑی طاقتوں نے اپنی جغرافیائی پوزیشن کو مضبوط بنانے کے لیے جنگیں لڑیں۔ جرمنی کی توسیع پسندانہ پالیسی، برطانیہ کی سمندری طاقت اور روس کی زمینی وسعت دراصل جغرافیائی مفادات سے جڑی ہوئی تھیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد دنیا دو بڑے بلاکس میں تقسیم ہوگئی: ایک طرف امریکہ اور اس کے اتحادی تھے اور دوسری طرف سوویت یونین۔ جسکو USSR کہا جاتا تھا اور اس دور کو سرد جنگ کہا جاتا ہے۔ اس زمانے میں بھی جیوپولیٹکس کا کردار نمایاں رہا کیونکہ دونوں طاقتیں دنیا کے مختلف علاقوں میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کرتی رہیں۔

آج کے دور میں جیوپولیٹکس پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو چکی ہے۔ توانائی کے وسائل تیل اور گیس کے ذخائر سمندری راستے اور معدنیات عالمی طاقتوں کے لیے بہت اہم ہو گئے ہیں۔ مثال کے طور پر مشرق وسطیٰ کا خطہ تیل کی دولت کی وجہ سے عالمی سیاست میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح جنوبی بحیرہ چین بھی ایک اہم جیوپولیٹیکل خطہ ہے جہاں چین امریکہ جاپان اور دیگر ممالک کے درمیان کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس علاقے میں تجارتی راستے اور قدرتی وسائل موجود ہیں جس کی وجہ سے بڑی طاقتیں اس پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ جنوبی ایشیا میں بھی جیوپولیٹکس بہت اہم ہے۔ انڈیا بحرِ ہند کے خطے میں اہم بحری طاقت ہے جو عالمی تجارت کے راستوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پاکستان بھارت اور چین کے درمیان تعلقات صرف سیاسی نہیں بلکہ جغرافیائی اہمیت بھی رکھتے ہیں۔ چین کا بیلٹ اینڈ روڈ منصوبہ جو کچھ مہینوں پہلے پاکستان میں سرخیاں بٹور رہا تھا دراصل ایک بڑا جیوپولیٹیکل منصوبہ ہے جس کا مقصد ایشیا، یورپ اور افریقہ کو تجارتی راستوں کے ذریعے جوڑنا ہے۔ پاکستان کی جغرافیائی پوزیشن بھی بہت اہم ہے کیونکہ یہ وسطی ایشیا جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے درمیان واقع ہے۔ اسی وجہ سے گوادر بندرگاہ اور سی پیک جیسے منصوبے عالمی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔ جیوپولیٹکس کے اثرات صرف سیاست تک محدود نہیں بلکہ معاشی عسکری اور ثقافتی میدانوں میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ عالمی تجارت توانائی کی فراہمی فوجی اتحاد اور سفارتی تعلقات سب جیوپولیٹیکل مفادات سے متاثر ہوتے ہیں۔ جدید دور میں ٹیکنالوجی اور سائبر اسپیس بھی جیوپولیٹکس کا حصہ بن چکے ہیں۔ بڑی طاقتیں اب صرف زمین اور سمندر پر ہی نہیں بلکہ خلا اور ڈیجیٹل دنیا میں بھی برتری حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انڈیا جیوپالیٹکس میں ایک توازن پیدا کرنے والی ابھرتی ہوئی طاقت ہے جو اپنے مفادات کے ساتھ عالمی سیاست میں فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ جیوپولیٹکس عالمی سیاست کو سمجھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتیں اکثر اپنے جغرافیائی مفادات کے مطابق فیصلے کرتی ہیں۔ جو ممالک اپنے جغرافیائی وسائل اور اسٹریٹجک منصوبہ بندی تعین کر کے اس مقام کو سمجھ کر حکمت عملی بناتے ہیں وہ عالمی سیاست میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آج کے پیچیدہ عالمی نظام میں جیوپولیٹکس کا مطالعہ نہ صرف ماہرین سیاست کے لیے بلکہ عام لوگوں کے لیے بھی ضروری ہو چکا ہے کیونکہ عالمی سیاست کے بہت سے فیصلے دراصل جغرافیہ اور طاقت کے تعلق سے جنم لیتے ہیں۔ جیوپالیٹکس نا صرف اقتدار پر براجمان لیڈروں کے لیے نہیں بلکہ عام شہریوں کے لیے بھی روزمرہ زندگی روزگار امن چین اور مستقبل کے فیصلے بھی یہی کرتی ہے اس لیے اس کو سمجھنا ہر شہری کے لیے ضروری ہے۔

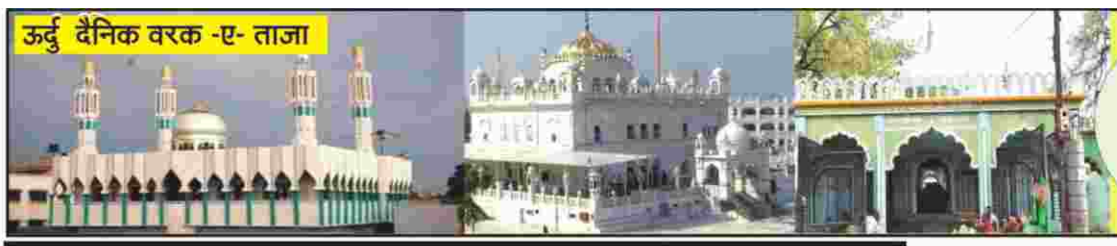

نانڈیڑمیں مجلس اتحاد المسلمین کی جانب سے

شاندار دعوتِ افطار، قومی یکجہتی کا حسین مظاہرہ

نانڈیڑ: مجلس اتحاد المسلمین کی جانب سے منعقدہ دعوت افطار میں ضلع ایس پی ابیناش کمار، اتوارہ سرکل اور نانڈیڑ دیہی پولس اسٹیشن کے سب انسپکٹر چنچولکر و دیگر سیاسی و سماجی افراد نے شرکت کی۔

نانڈیڑ: (ورق تازہ نیوز) کل ہند مجلس اتحاد المسلمین نانڈیڑ کی جانب سے آج شہر بروز بدھ کو کے رائل گارڈن فنکشن ہال میں ایک پُرتکلف اور باوقار دعوتِ افطار وطعام کا اہتمام کیا گیا۔ یہ روحانی وسماجی تقریب سابق مہاراشٹر صدر سید معین کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی، جس میں بڑی تعداد میں معزز شخصیات اور عوام الناس نے شرکت کی۔ اس موقع پر سابق مراٹھواڑہ صدر فیروز خان لالہ، ضلع صدر مرزا امجد سمیت مجلس کے کارپوریٹرز، ذمہ داران اور کارکنان کی کثیر تعداد موجود رہی۔ دعوتِ افطار میں نانڈیڑ ضلع کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اوبناش کمار، گرامین پولیس کے پی آئی اوما کانت چنچولکر، اتوارہ پولس اسٹیشن کے پی آئی اور دیگر افسران نے بھی شرکت کی، جس سے تقریب کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا۔ اس بابرکت محفل میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے برادرانِ وطن کی بڑی تعداد نے شرکت کر کے ضلع وشہر میں قومی یکجہتی، بھائی چارے اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کا عملی پیغام دیا۔ تقریب کے دوران خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا گیا، جس میں امتِ مسلمہ کی خیر و عافیت، ملک میں امن وسلامتی اور باہمی اتحاد و یگانگت کے لیے رقت آمیز دعائیں مانگی گئیں۔ افطار کے بعد تمام حاضرین نے اجتماعی طور پر نمازِ مغرب ادا کی، جس کے بعد مہمانوں کے لیے طعامِ عام کا بھی بہترین انتظام کیا گیا۔ اس پروقار اور پُرمسرت تقریب میں شہر کی مذہبی، سماجی اور سیاسی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ تمام معزز مہمانوں کی گلپوشی سید معین کی جانب سے انجام دی گئی۔ واضح رہے کہ اس عظیم الشان دعوتِ افطار میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ برادرانِ وطن نے بھی شرکت کی، جس نے نانڈیڑ میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتحاد کی ایک بہترین مثال قائم کی۔

جزوقتی خاتون معاونین کے لیے بڑی خوشخبری، ماہانہ مشاہرہ میں 3000 روپے اضافہ

نانڈیڑ/ممبئی: مہاراشٹر کے محکمہ ؟ صحت میں خدمات انجام دینے والی جز وقتی خاتون معاونین (پیرچرز) کے طویل جدوجہد کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ریاستی حکومت نے ان کے ماہانہ مشاہرہ میں 3000 روپے اضافہ کرنے کا اہم فیصلہ کیا ہے، جس سے ریاست بھر کی تقریباً 12 ہزار خواتین کو فائدہ پہنچے گا۔ اس فیصلے کے مطابق اب جز وقتی خاتون معاونین کو ماہانہ 6000 روپے مشاہرہ دیا جائے گا، جو یکم اپریل 2026 سے نافذ العمل ہوگا۔ ساتھ ہی حکومت نے ہدایت دی ہے کہ ہر ماہ کی 10 تاریخ سے قبل مشاہرہ براہِ راست بینک کھاتوں میں جمع کرایا جائے۔ ذرائع کے مطابق نانڈیڑ ضلع میں کام کرنے والی 384 جز وقتی خاتون معاونین کو بھی اس فیصلے کا براہِ راست فائدہ ہوگا۔ اس سلسلے میں آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس (AITUC) سے وابستہ رہنماؤں کامریڈ عبدالغفار اور کامریڈ شیواجی پھلوالے نے معلومات فراہم کی۔ یاد رہے کہ گزشتہ 7 سے 8 برسوں سے ان خواتین نے مختلف تحریکوں کے ذریعے اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کی تھی۔ ناگپور کے سرمائی اجلاس، ممبئی اجلاس سمیت ریاست بھر میں احتجاج، دھرنے، جلوس اور جیل بھرو تحریکیں چلائی گئیں، جس کے بعد حکومت نے یہ مثبت قدم اٹھایا۔ گزشتہ 30 سے 35 برسوں سے انتہائی کم معاوضے پر خدمات انجام دینے والی ان خواتین میں اس فیصلے کے بعد خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ تاہم، کمیٹی نے واضح کیا ہے کہ سرکاری ملازم کا درجہ، کم از کم تنخواہ، چھٹیاں، پنشن، اضافی بونس اور کورونا دور کا خصوصی الاؤنس جیسے مطالبات کے لیے جدوجہد جاری رہے گی۔ اس فیصلے پر ریاست کے وزیرِ صحت پرکاش ابیٹکر اور وزیرِ مملکت میگھنا بورڈیکر کا شکریہ ادا کیا گیا، جبکہ اس جدوجہد میں شامل کارکنان کی خدمات کو بھی سراہا گیا ہے۔

نانڈیڑمیں گٹکھا مخالف مہم تیز، تیسرے دن مزید

17 افراد گرفتار، تقریباً 5 لاکھ روپے کا مال ضبط

نانڈیڑ: (ورق تازہ نیوز) نانڈیڑ پولیس رینج میں گٹکھا اور ممنوعہ تمباکو اشیاء کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تیسرے دن پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے مزید 17 افراد کو گرفتار کرلیا ہے، جبکہ تقریباً 4 لاکھ 96 ہزار روپے مالیت کا گٹکھا اور دیگر سامان ضبط کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، 16 مارچ سے 31 مارچ 2026 کے دوران پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل جناب شہاجی اُماپ کی قیادت میں نانڈیڑ رینج میں گٹکھا اور دیگر ممنوعہ تمباکو مصنوعات کے خلاف سخت مہم چلائی جارہی ہے۔ مہم کے تیسرے دن گٹکھا کی فروخت، ذخیرہ اندوزی اور نقل وحمل میں ملوث افراد کے خلاف مزید 15 مقدمات درج کیے گئے، جس کے بعد مجموعی طور پر 17 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کارروائی کے تحت نانڈیڑ ضلع میں 7، ہنگولی میں 1، پربھنی میں 4 اور لاتور ضلع میں 3 مقامات پر چھاپے مارے گئے۔ ان کارروائیوں میں کل 17 ملزمان سے تقریباً 4,96,006 روپے مالیت کا گٹکھا اور دیگر ممنوعہ اشیاء ضبط کی گئی ہیں۔ پولیس کی جانب سے واضح کیا گیا ہے کہ اس خصوصی مہم کے تحت خوشبودار تمباکو، پان مسالہ، گٹکھا، کھرا، مقدار اور دیگر ممنوعہ اشیاء کی ذخیرہ اندوزی، تقسیم اور ترسیل کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 123 کے تحت سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق، اس قانون کے تحت درج مقدمات سیشن عدالت میں چلتے ہیں اور قصورواروں کو 10 سال تک قید کے ساتھ جرمانہ بھی ہوسکتا ہے۔ دریں اثناء عوام کو غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع دینے کے لیے پولیس نے "خبر" کے نام سے ہیلپ لائن نمبر 9150100100 جاری کیا ہے۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری غیر قانونی کاروبار کی اطلاع اس نمبر پر کال یا واٹس ایپ کے ذریعے دیں۔ یہ اپیل نانڈیڑ رینج کے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل جناب شہاجی اُماپ کی جانب سے کی گئی ہے۔

نانڈیڑ دیہی پولیس کی بڑی کارروائی

زبردستی چوری کا معمہ حل 68,300 روپے کا مال برآمد

نانڈیڑ (نمائندہ): انڈیڑ دیہی پولیس نے زبردستی چوری کے ایک اہم معاملے کو حل کرتے ہوئے دو ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے اور ان کے قبضے سے مجموعی طور پر 68,300 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس تھانہ نانڈیڑ گرامین، شیواجی نگر کی حدود میں انجام دی گئی۔ پولیس کے مطابق مقدمہ نمبر 261/2026 کے تحت دفعہ 309(4) بھارتی تعزیرات (اسلحہ) کے ساتھ دفعہ 4/25 آرمز ایکٹ کے تحت کیس درج کیا گیا تھا۔ اس معاملے کے مدعی نریش رنگناتھ پٹھار (عمر 14 سال)، ساکن MIDC فائر اسٹیشن، نانڈیڑ ہیں۔ تفصیلات کے مطابق 13 مارچ 2026 کو رات تقریباً 11 بجے دودھیا ہنومان مندر کے سامنے ڈھولے کارنر جانے والے راستے پر دو نامعلوم افراد نے موٹر سائیکل پر آکر مدعی کو روک لیا، اس کے گلے پر خنجر رکھ کر دھمکایا اور اس کا ریڈمی موبائل زبردستی چھین کر فرار ہوگئے۔ اسی طرح ایک اور واردات نانا نانی پارک کے قریب بھی پیش آئی۔ بعد ازاں 17 مارچ 2026 کو رات 10:9 بجے شیواجی نگر میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ملزمان کو گرفتار کیا۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب ابھیناش کمار، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ محترمہ ارچنا پاٹل (بھوکر)، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب سورج گرو اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر جناب پرشانت شندے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر، سب انسپکٹر وینکٹ کسے اور دیگر عملے نے اس کارروائی میں اہم کردار ادا کیا۔

گرفتار ملزمان میں خداب الدین عرف انور قاضی (عمر 27 سال، ساکن گوگونپورہ، اتوارہ، نانڈیڑ) اور شیخ سہیل شیخ یعقوب (عمر 22 سال، ساکن تہران نگر، شیواجی نگر، نانڈیڑ) شامل ہیں۔

ہندوستان کے ساتھ تعلقات' مضبوط سے مضبوطی کی طرف جا رہے ہیں۔ آئرش سفیر

نئی دہلی۔ 18 مارچ۔ ایم این این۔ ہندوستان میں ا؟ ئرلینڈ کے سفیر کیون کیلی نے نئی دہلی اور ڈبلن کے درمیان تعلقات کی اہمیت کو سراہا اور تعلیم، تجارت اور سرمایہ کاری جیسے شعبوں میں کمی کرتے ہوئے اقوام کے درمیان ترقی کے امکانات کے بارے میں امید ظاہر کی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے منگل کو سینٹ پیٹرک ڈے کی تقریبات میں شرکت کے دوران کیا۔ اس موقع پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، سفیر کیلی نے کہا، "ہم یہاں سینٹ پیٹرک ڈے کے موقع پرا؟ ئے ہیں۔ ہم اسے ہر سال پوری دنیا میں 17 مارچ کو مناتے ہیں۔ ہندوستان میں ہمارے لیے، یہ خاص بات ہے کیونکہ ہمارے ہندوستان کے ساتھ تاریخی طور پر اتنے مضبوط تعلقات ہیں اور مستقبل میں ایک بہت اچھا مستقبل ہے۔ تجارت اور سرمایہ کاری اور تعلیم کے درمیان، بہت سی چیزیں ہیں جو ہم مل کر کرنے جا رہے ہیں۔ دوطرفہ تعلقات پر، انہوں نے تبصرہ کیا کہ تعلقات مضبوط سے مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اہم ہیں۔ یہ ابتدائی دور کی بات ہے جب ہم ا؟ زادی کی جنگ لڑ رہے تھے، ا؟ ج تک، جب ہندوستانی کمپنیاں ا؟ ئرلینڈ میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں اور ا؟ ئرش کمپنیاں یہاں ہندوستان میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ لہذا میں مستقبل کے لیے بہت زیادہ امکانات دیکھ رہا ہوں۔" ہندوستان اور ا؟ ئرلینڈ کے درمیان دیرینہ تعلقات ہیں اور باہمی تعاون کے کئی شعبوں میں باہمی تعاملات ہیں۔ فروری میں، مرکزی وزیر مواصلات جیوترادتیہ سندھیا نے ا؟ ئرلینڈ کے عوامی اخراجات، انفراسٹرکچر، پبلک سروس ریفارم اور ڈیجیٹلائزیشن کے وزیر جیک چیمبرز کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی۔ بات چیت کا مرکز جدت پر مبنی جمہوریتوں کے طور پر اپنی مشترکہ حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے پر تھا۔ میٹنگ نے ہندوستان کی تیز رفتار تکنیکی تبدیلی کو ظاہر کرنے اور ڈیجیٹل معیشت میں گہرے تعاون کے نئے راستوں کی نشاندہی کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔

ای۔فصل معائنہ کے لیے مہلت میں توسیع کسانوں کو 31 مارچ تک موقع

نانڈیڑ (نمائندہ): ** نانڈیڑ ضلع انتظامیہ نے ای۔فصل (Crop-E) معائنہ مکمل نہ کر پانے والے کسانوں کے لیے اہم اعلان کرتے ہوئے آخری تاریخ میں توسیع کر دی ہے۔ اب تمام کسانوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ 31 مارچ 2026 تک اپنا ای۔فصل معائنہ مکمل کر لیں۔ انتظامیہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ جن کسانوں کی ای۔فصل دیکھ بھال (PahanPeek-E) ابھی تک نہیں ہوئی ہے، وہ فوری طور پر اپنے گاؤں کے مقررہ معاون یا گرام ریونیو افسر سے رابطہ کریں اور مقررہ مدت کے اندر اپنی فصل کی رجسٹریشن مکمل کریں۔ حکام کے مطابق، فصل کی رجسٹریشن نہ ہونے کی صورت میں کسان قدرتی آفات سے معاوضہ، فصل بیمہ، زرعی قرض اور دیگر سرکاری فوائد سے محروم رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ نافڈ (NAFED) کے ذریعے فصل کی خریداری میں بھی مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اسی پس منظر میں، معاون سطح پر کی جانے والی فصل رجسٹریشن (ڈیجیٹل کراپ سروے۔DCS) کی آخری تاریخ کو 31 مارچ 2026 تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں رہائشی نائب ضلع کلکٹر کرن امبیکر نے تمام متعلقہ افسران کو ہدایت دی ہے کہ باقی تمام کسانوں کی ای۔فصل جانچ جلد از جلد مکمل کرائی جائے۔ قابل ذکر ہے کہ محکمہ زراعت، مویشی پروری، ڈیری ڈیولپمنٹ اور ماہی پروری کے 14 اکتوبر 2024 کے حکومتی فیصلے کے مطابق، پورے مہاراشٹر میں ای۔فصل معائنہ ڈیجیٹل کراپ سروے (DCS) کے تحت موبائل ایپ کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ ربیع سیزن 2025-2026 کا آغاز 10 دسمبر 2025 سے ہوا تھا، جس کے تحت 10 دسمبر 2025 سے 24 جنوری 2026 تک کسانوں کے ذریعے فصل رجسٹریشن کی گئی، جبکہ 25 جنوری 2026 سے معاون سطح پر ای۔فصل معائنہ شروع ہوا تھا، جس کی سابقہ آخری تاریخ 10 مارچ 2026 مقرر تھی۔

بھارت نے 32 ملین تارکین وطن کے ذریعے عالمی رسائی بڑھائی

واشنگٹن۔ 18 مارچ۔ ایم این این۔ بھارت اپنی تقریباً 32 ملین افراد پر مشتمل عالمی تارکین وطن کو استعمال کرتے ہوئے نہ صرف ترسیلاتِ زر بلکہ عالمی سطح پر امداد اور اثر ورسوخ کو بھی وسعت دے رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی نژاد افراد دنیا کے مختلف خطوں میں معاشی، تکنیکی اور سماجی شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، جس کے ذریعے بھارت اپنی عالمی موجودگی کو مضبوط کر رہا ہے۔ بھارتی ڈائسپورا طویل عرصے سے ملک کے لیے ترسیلاتِ زر کا ایک بڑا ذریعہ رہی ہے، اور بھارت مسلسل دنیا میں سب سے زیادہ ترسیلات وصول کرنے والے ممالک میں شامل ہے، جو اس کی معیشت کے لیے اہم ستون ہیں۔ تاہم اب حکمت عملی صرف ترسیلات تک محدود نہیں رہی، بلکہ بھارت اپنی بیرونِ ملک کمیونٹی کو سفارتی، تکنیکی تعاون اور انسانی امداد کے نیٹ ورک کے طور پر بھی استعمال کر رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ نقطہ نظر بھارت کی ابھرتی ہوئی 21 ویں صدی کی خارجہ پالیسی کی عکاسی کرتا ہے، جس میں ڈائسپورا کو ایک ''اسٹریٹجک اثاثہ'' کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارتی ڈائسپورا کی مضبوط موجودگی نہ صرف عالمی معیشت میں بھارت کے کردار کو بڑھا رہی ہے بلکہ انسانی امداد، ٹیکنالوجی اور بین الاقوامی تعاون کے شعبوں میں بھی نئی راہیں کھول رہی ہے، جس سے بھارت کی عالمی ساکھ مزید مستحکم ہورہی ہے۔

بھارت اور روس' اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات پر تبادلہ خیال

نئی دہلی۔؟ 17 مارچ۔ ایم این این۔ اقوام متحدہ کے معاملات پر ہندوستان۔روس مشاورت کا ساتواں دور 17 مارچ 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوا، جس میں کلیدی کثیر الجہتی مسائل پر دونوں ممالک کے درمیان مسلسل تال میل کی تصدیق کی گئی۔ وزارت خارجہ امور نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت خارجہ میں سکریٹری (مغرب) سبی جارج کر رہے تھے، جبکہ روسی وفد کی قیادت روسی فیڈریشن کے نائب وزیر خارجہ الیگزینڈر علیموف کر رہے تھے۔ مشاورت کے دوران، دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کو اقوام متحدہ میں اپنی اپنی ترجیحات سے آگاہ کیا۔

نانڈیڑ: نشہ آور ادویات کی غیر قانونی فروخت پر پولیس اور فوڈ اینڈ ڈرگ انتظامیہ کی مشترکہ کارروائی

نانڈیڑ، 17 مارچ: (ورق تازہ نیوز) شہر کے نانڈیڑ کے بھاگیہ نگر علاقے میں پولیس کے کرائم برانچ اور فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے نشہ آور گولیوں کی غیر قانونی فروخت کرنے والے ایک میڈیکل اسٹور کے خلاف بڑی کارروائی انجام دی ہے۔ پولیس کے مطابق، خفیہ اطلاع کی بنیاد پر معلوم ہوا تھا کہ راج کارنر کے قریب واقع ''جے ہنومان فارما میڈیکل'' نامی دکان پر بغیر ڈاکٹر کے نسخے کے نشہ آور Capsules** **Pregabalin فروخت کی جا رہی ہیں، جو خاص طور پر نوجوانوں اور جرائم پیشہ افراد میں نشہ کے طور پر استعمال ہو رہی تھیں۔ اس اطلاع کے بعد پولیس نے ایک فرضی گاہک تیار کر کے اسے 500 روپے دے کر مذکورہ میڈیکل اسٹور پر بھیجا۔ گاہک نے بغیر نسخے کے گولیاں طلب کیں تو دکاندار نے 10 گولیاں 250 روپے میں فروخت کیں، جس سے غیر قانونی کاروبار کی تصدیق ہوگئی۔ اس کے بعد پولیس انسپکٹر سنتوش تامبے نے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے افسران کو موقع پر طلب کیا۔ مشترکہ چھاپے کے دوران دکان سے 1600 ** Capsules** Pregabalin برآمد ہوئیں جن کی مالیت تقریباً 70 ہزار 400 روپے بتائی گئی ہے۔ دکاندار ان ادویات کی خریداری سے متعلق کوئی دستاویز پیش نہیں کر سکا۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ اوبناش کمار کی ہدایت پر چلائے جا رہے'' آپریشن فلش آؤٹ'' کے تحت انجام دی گئی۔ اس مہم کا مقصد شہر میں جاری غیر قانونی کاروباروں پر روک لگانا ہے۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ بغیر نسخے کے نشہ آور ادویات فروخت کرنا قانوناً جرم ہے، اور ایسے میڈیکل اسٹورز کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی۔ ساتھ ہی تمام میڈیکل مالکان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ قوانین کی پابندی کریں، ورنہ سخت قانونی نتائج بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ اس کامیاب کارروائی پر اعلیٰ پولیس حکام نے متعلقہ ٹیم کی کارکردگی کی ستائش کی ہے۔

شانتی ایکٹ بھارت میں چھوٹے کاروباریوں کے لیے جوہری شعبے کو کھولے گا۔ جتیندر سنگھ

نئی دہلی۔؟ 18 مارچ۔ ایم این این۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت جتیندر سنگھ نے منگل کو کہا کہ شانتی ایکٹ کے تحت اپنے جوہری توانائی کے شعبے کو کھولنے کے ہندوستان کے اقدام کا مقصد نہ صرف بڑے گھرانوں بلکہ چھوٹے کھلاڑیوں اور ممکنہ کاروباری افراد کے لیے بھی مواقع پیدا کرنا ہے اور اقتصادی ترقی کو صاف توانائی کے ساتھ مربوط کرنا ہے۔ جتیندر سنگھ نے قومی دارالحکومت میں فکّی کے ذریعہ منعقدہ 10 ویں پائیدار بزنس فیوچرسٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "اس نے تمام طبقوں کے لیے مواقع کھولے ہیں ۔۔ نہ صرف قائم کھلاڑی، بلکہ چھوٹے کھلاڑی اور ممکنہ کاروباری افراد بھی۔ یہاں تک کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی اکٹھے ہو سکتے ہیں، ایک گروپ بنا سکتے ہیں، پیسہ اکٹھا کر سکتے ہیں اور چھوٹے ری ایکٹر قائم کر سکتے ہیں۔ فکّی کے زیر اہتمام ایک پائیداری تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جتیندر سنگھ نے شانتی ایکٹ کو "سب سے اہم قانون سازی" کے طور پر بیان کیا جو جوہری توانائی کے پائیدار استعمال پر مرکوز ہے، اور کہا کہ یہ پالیسی سوچ میں تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جس کے لیے کوئی مطالبہ نہیں تھا۔ کسی نے ہمیں جوہری شعبے کو نجی کمپنیوں کے لیے کھولنے کے لیے نہیں کہا۔ یہاں تک کہ صنعت نے بھی نہیں پوچھا۔ لیکن ایسا ہوا... جس کا مطلب ہے کہ ہم ماضی کے کچھ ممنوعات کو توڑنے کے لیے تیار ہیں۔" انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اصلاحات خاموش کام سے دور ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، "سائلوس کا دور ختم ہو چکا ہے، ہمیں ہم ا؟ ہنگی سے کام کرنا ہے... نجی شعبے کو بھی اتنا ہی تیار رہنا ہوگا جتنا کہ پبلک سیکٹر۔ انہوں نے کہا کہ جوہری توانائی مستقبل میں قابل اعتماد صاف توانائی کی مانگ کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی، خاص طور پر ابھرتے ہوئے شعبوں سے۔ "جب ہم ڈیٹا سینٹرز اور اے ا؟ ئی سینٹرز کی بات کرتے ہیں، تو انہیں توانائی کے 24x7 سبز ذرائع کی ضرورت ہوگی...

نابالغ لڑکی سے زیادتی کے مجرم کو 20 سال قید اور جرمانے کی سزا

نانڈیڑ، 18 مارچ: (ورق تازہ نیوز) نانڈیڑ ضلع کے مکھیڈ علاقے میں نابالغ لڑکی کے ساتھ زیادتی کے ایک سنگین مقدمے میں عدالت نے ملزم کو سخت سزا سناتے ہوئے 20 سال قید با مشقت اور جرمانہ عائد کیا ہے۔ پولیس کے مطابق، مکھیڈ پولیس اسٹیشن کی حدود میں پیش آئے اس واقعہ کے بعد ملزم پیراجی ماروتی گوالے ** (عمر تقریباً 23 سال، ساکن باولگاؤں، تعلقہ مکھیڈ، ضلع نانڈیڑ) کے خلاف سال 2023 میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس پر تعزیرات ہند کی دفعہ 376(3)، 506 اور پوکسو ایکٹ کی دفعہ 4(2) کے تحت کیس قائم کیا گیا۔ اس مقدمے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر گجانن کالے نے مؤثر انداز میں انجام دی اور مضبوط شواہد اکٹھا کر کے عدالت میں چارج شیٹ داخل کی۔ سماعت کے دوران سرکاری وکیل جی۔ بی۔ کھلارے نے استغاثہ کی جانب سے دلائل پیش کیے، جنہیں عدالت نے تسلیم کر لیا۔ ایڈیشنل سیشن جج مکھیڈ سنتوش پی ویشمکھ کی عدالت نے تمام شواہد کی بنیاد پر ملزم کو قصوروار قرار دیتے ہوئے 20 سال قید اور 10 ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ اوبناش کمار کی جانب سے چلائی جا رہی ''مشن نربھیا'' مہم کے تحت عمل میں آئی، جس کا مقصد خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم پر سخت کارروائی کو یقینی بنانا ہے۔ پولیس حکام نے اس کامیاب پیروی پر تفتیشی افسران اور متعلقہ عملے کی ستائش کی ہے اور کہا ہے کہ ایسے مقدمات میں آئندہ بھی تیزی اور سنجیدگی کے ساتھ کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

پربھنی ریلوے اسٹیشن پر چوری کی دو کوششیں ناکام

''آپریشن یاتری سرکشا'' کے تحت RPF کی بروقت کارروائی

پربھنی (نمائندہ): نانڈیڑ ڈویژن کے ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) نے'' آپریشن یاتری سرکشا'' کے تحت بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے پربھنی ریلوے اسٹیشن پر چوری کی دو کوششوں کو بروقت ناکام بنا دیا۔ اس کارروائی سے مسافروں کی حفاظت کو مزید مضبوطی ملی ہے۔ تفصیلات کے مطابق 17 مارچ 2026 کو تقریباً صبح 11:30 بجے CIB / نانڈیڑ کے اے ایس آئی امول واولے اور کانسٹیبل اجیت پربھنی ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 1 اور فٹ اوور برج (FOB) کے قریب گشت کر رہے تھے۔ اس دوران وہ مسافروں کے سامان کی چوری کرنے والے مشتبہ افراد پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ اسی دوران انہوں نے ونود (ساکن پربھنی) کو حراست میں لیا، جو مسافروں کا سامان چوری کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسی دن تقریباً 11:45 بجے اسی ٹیم نے FOB کے قریب یارڈ علاقے میں گشت کے دوران ایک اور ملزم نارائن (ساکن پربھنی) کو بھی اسی نوعیت کی چوری کی کوشش کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ دونوں ملزمان کو فوری طور پر مزید قانونی کارروائی کے لیے گورنمنٹ ریلوے پولیس (GRP) پربھنی کے حوالے کر دیا گیا۔ GRP پربھنی نے 17 مارچ 2026 کو مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعات 110 اور 117 کے تحت مقدمہ نمبر 63/2026 اور 64/2026 درج کر لیا ہے۔ RPF اہلکاروں کی اس مستعد کارروائی سے'' آپریشن یاتری سرکشا'' کے تحت مسافروں کے خلاف جرائم پر قابو پانے کی کوششوں کو تقویت ملی ہے اور ریلوے احاطے کو مزید محفوظ بنانے کے ہدف کو آگے بڑھایا گیا ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہوشیار رہیں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی فوری اطلاع RPF اہلکاروں یا ریلوے سکیورٹی ہیلپ لائن کو دیں۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار نانڈیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ نانڈیڑ 431604 سے شائع کی ؟۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس آینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف نانڈیڑ کی عدالت میں ہوگی۔